Vol III
No 21

*Tuesday*
*16th December, 1952*

# HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY DEBATES

## Official Report

### CONTENTS

| | PAGE |
|---|---|
| Adjournment of Business re demise of Shri P Shri Ramulu | 1495—1499 |
| Business of the House | 1500—1501 |
| Discussion on the Resolution re reservation of 40% production of sarees and dhoties to the handloom industry | 1501—1550 |

*Price: Eight Annas*

GOVERNMENT PRESS
HYDERABAD DN
1953

# THE HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY

*Tuesday the 16th December 1952*

TWENTY FIRST DAY OF THE THIRD SESSION

The Assembly met at half past two of the clock

[Mr Speaker in the Chair]

## *Adjournment of Bussiness Re Demise of Shri P Sri Ramulu*

چیف منسٹر (شری بی رام کشن راؤ) ہر اسکر د ل کے ح کی
کارروائی شروع ہونے سے پہلے او لے وہ ط د ڈرا حملی ں ڈرے رہور ہوں
کل رات کے واقعہ سے ری سی سری راملو ط ہوں نے ۹۱ اکتوبر سے رن رت
رکھا تھا ۵۸ دن کے فاسٹ ( Fast ) کے بعد دیہات ( देहांत ) ہوگیا ہاؤس
اس سے ح ی واقف ہے کہ موصوف نے کس وجہ اور کس مقصد کے حصول کیلئے برن رت
رکھا تھا آندھرا اسٹیٹ کے فارمیشن ( Formation ) ط مسا ی دن سے زیر
غور تھا ہمیکے بارے میں سا د ی کوکوئی اختلاف ں ہوسکتا اور ہے ایک
چھوٹا سا ہ ہ حو جو ط ں گا وہ یہ ہے کہ شہر مدراس کی ے حو دراع آ ١ ہزار اور
نا ابہمس س ہ ا ہوگئی تھی جکو دور کرنا تھا اس سلسلہ میں لیڈ ں ہوس
مختلف مواقع لیڈروں نے اس گتھی کو سلجھانے کی کوشش کی لیکن اپوس کے ساتھ
کہنا پڑتا ہے کہ گتھی اب تک سلجھ سکی ا ر س ( Impressions ) حاصل
صحیح ہوں یا غلط ہوں میں سمجھتا ہوں کہ کچھ اختلافات پیدا ہوگئے تھے اور یہ
محسوس کیا گیا کہ سنٹرل گورنمنٹ کو اس معاملہ میں جیسی دلچسپی لینا چاہئے ایسی دلچسپی
وہ نہیں لے رہی ہے کچھ ا ے ہی فیلنگ ( Feeling ) ١١ ہزار کے ایک سکشن
( Section ) میں ضرور پیدا ہوگئی تھی ہ کی وجہ سے کچھ ا ی ا ر احساس
رکھنے والے تھے اور ہ ک سہ ں رکھنے والے تھے کہ ملک اور خاص طور پر گورنمنٹ
آف مدراس کی تو ہ اس طرف مبذول کرائی جاسکے سری پی سری راملو جی گاندھی
جی کے بڑے معتقد تھے وہ ان کے اصولی ( आदोलन ) میں
شریک رہنے کے علاوہ ایک نہایت بڑے مرد اور ایک اچھے کنسٹرکٹیو ورکر
( Constructive worker ) تھے انہوں نے آندھرا اسٹیٹ کے نوبل کاز
( Noble cause ) کیلئے اپنی جان کی بازی لگادی
سری پی سری راملو کی عمر ۰ برس کی تھی انہوں نے کئی برس جیل میں کاٹے اور سالہا
برس گورنمنٹ کے خلاف جو اندولن کیا گیا اسمیں وہ شریک رہے ایکے بعد سے وہ
کانگریس کے خاموش کارکن کرا ( कार्यकर्ता ) رہکر اپنی زندگی گزار رہے تھے ۔

اسمبلی کونسل اور لیجسلیچر کی انہیں پروا نہ تھی وہ بہت ہی صدق دل کے ساتھ تعمیری کام کرنے والے اچھے کارکن تھے انہوں نے اس غرض کیلئے یہ فاسٹ شروع کیا تھا جیسا کہ جناب نے ابھی ابھی ذکر کیا ہے ان کا یہ خیال نہ تھا کہ کوئی عملی یا سیاسی پیچیدگی پیدا کریں بلکہ ان کا مقصد یہ تھا کہ چونکہ اندھرا اور تاملدیس میں مدراس شہر کی کوئی معاملہ طے نہیں ہو رہا تھا اس لئے انہوں نے یہ مناسب سمجھا کہ ان دونوں کو مجبور کرنے اور انکی توجہ مرکوز کرنے کیلئے انہیں اخلاقی طور پر مجبور کیا جائے اس وجہ سے انہوں نے فاسٹ رکھا افسوس ہے کہ ۵۰ دن کے عرصہ میں یہ نہ ہو سکا کہ آندھرا اور تاملین مل کر شہر مدراس کی نسبت کوئی تصفیہ کریں بہرصورت ۵۰ دن کے ختم پر ۵۸ ویں روز انکا دیہانت ہو گیا یہ ایک بہت بڑا حادثہ ہوا ہے اور ایسا حادثہ ہے کہ جس کی وجہ سے صرف آندھرا اسٹیٹ بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ سارے ملک میں ایک دم کی بے چینی اور درد ای پیدا ہوئی ہے انکے اس طریقہ سے دنیا سے [illegible] ہوئے ہم سب کو دکھ ہے نہ صرف حیدرآباد اسٹیٹ اور خاص کر تلنگانہ کے نواسیوں کو ( निवासियों को ) بلکہ سارے لوگوں کو ان کا بہت دکھ اور افسوس ہے۔ اور انکے پسماندگان کے ساتھ ہم سب ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں ۔

اس اجلاس میں میں صرف اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ پٹی سری راملو صاحب میں ایموشنل اویرنس ( Emotional awareness ) دوسرے لوگوں کی نسبت زیادہ تھی جس کی وجہ سے انہوں نے اپنی جان قربان کردی یہ کہا جاتا ہے کہ آندھرا ایموشنل اویرنس ( Emotional awareness ) زیادہ ہوتی ہے اس سے یہ بات ہے مسئلہ کو سلجھانے میں اور حربوں کو بھی دخل ہے جس کی وجہ سے غالباً یہ نتیجہ برآمد ہوا کہ انہیں اپنی جان کی قربانی دینی پڑی بہرصورت ہمارے پورے ہاؤس ( اس جانب اور اوس جانب ) اور تمام سیاسی جماعتوں کی طرف سے میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ سری پٹی سری راملو صاحب کا اس طرح سے دنیا سے جاتے ہوئے پر ہم سب دکھی ہیں اور میں عالیجناب سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ آپ بھی اس دکھ اور افسوس کی اطلاع ہماری طرف سے بھجوادیں

اسکے علاوہ عالیجناب سے میں یہ بھی درخواست کرونگا کہ جب ہم اس حادثہ پر خیالات اور جذبات کا اظہار کررہے ہیں تو تھوڑی دیر کیلئے اڈجرن ( Adjourn ) ہوجائیں کیونکہ آج کوسچن اور ( Question hour ) بھی نہیں ہے اسکے بعد ہم پھر اپنا کام شروع کریں تو کوئی حرج نہیں ہے اس طرح سے ہاؤس کے ہم تمام ممبرس کے خیالات اور جذبات کی نہ صرف ترجمانی ہوگی بلکہ اس سے ہمیں ایک قسم کی تسلی بھی ہوگی ۔ اس وجہ سے میں عالیجناب سے درخواست کرتا ہوں کہ ہم سب تھوڑی دیر کیلئے اڈجرن ہوجائیں ۔

شری وی ڈی دیشپانڈے ( اپاگوڑا ) کل رات کے سوا ۱۱ بجے جو واقعہ ہوا ہے اس سے ہم سب کو دکھ ہے ۔ نہ صرف آندھرا بلکہ ہندوستان کے ایک بہت بڑے

سوگ ظاہر کرتے ہیں انکے دیہانت پر ہم تمام لوگوں کو جو آندھرا اور دیگر راجیوں کے لحاظ سے ۔ اتنا اچھے ہیں بہت کچھ ہوا ہے میں سمجھتا ہوں کہ آندھرا اسٹیٹ کے سوال کو اور باتوں کے لحاظ سے پہلے سے اس سوال کو حل کیا جاتا تو المناک حادثہ نہ ہونے پاتا پھر تامل راس کے بہ نسبت بہت سے آندھرا یہ سمجھتے ہیں کہ وہ آندھرا کا حصہ ہے اس معاملہ میں اور بھی بہت سی پیچیدگیاں ہیں ان تمام چیزوں کو علیحدہ رکھتے ہوئے گر آندھرا اسٹیٹ بنایا جاتا تو شری راملو اپنی جان کی بازی نہ لگاتے اسلئے آج بھی میں اس ہاؤس کے ذریعہ سے حکومت ہند سے یہ اپیل کرونگا کہ ایسے جھگڑے کے بارے میں کوئی نزاع نہیں ہے کم از کم ان تمام کو ملا کر فوراً ایک آندھرا اسٹیٹ بنا دے تاکہ جو مانگ آندھرا راسٹر کی جانب سے ہو رہی ہے وہ پوری ہو سکے جس کے لئے شری راملو جیسوں نے اپنے بلیدان ( बलिदान ) سے اس سوال کو اٹھایا ہے انکی خواہش کو پورا کرنے کا اگر کوئی راستہ ہے تو یہی راستہ ہو سکتا ہے کہ شری سری راملو کی مانگ کے مطابق آندھرا راسٹری ہے یہ صرف آندھرا راسٹری نہیں بلکہ حکومت کا فرض ہماری یہ چاہتا ہے کہ جلد سے جلد اس سوال کو حل کیا جائے

انکے وفات دار اور بلیدان کے بارے اظہار ہمدردی کے لئے جو موقعہ ہمیں دی گئی ہے میں آپ سے احسان مند ہوں انکے علاوہ میں نے جو قرار ورتے دن کے ایڈجرنمنٹ کے لئے رکھی ہے اسکو یہ لیتے ہوئے اگر تھوڑی دیر کے لئے بھی ہم ایڈجرن ہوتے ہیں تو اس میں کوئی ہرج نہیں ہے آندھرا اسٹیٹ بنانے کے لئے جس شخص نے اپنی جان کی بازی لگادی اسے میں پھر ایک بار شردھانجلی ( श्रद्धांजली ) دیتا ہوں۔

شری جی۔ راجہ رام ( آرکوٹ ) ابھی ابھی اس ہاؤس کے لیڈر نے کل رات کے المناک واقعہ کی طرف اشارہ کیا اور اس ہستی کے بارے میں انہوں نے جن حالات کا اظہار کیا اور شردھانجلی دیں کی اس دکھ اور غم میں میں بھی اس ہاؤس کے سارے ممبروں کے ساتھ شریک ہوں یہ کوئی ایسی خبر نہیں ہے جسکے بارے میں کوئی اختلاف رائے ہو سکتا ہے ۔ لیکن سوال یہ ہے کہ آج یہ مسئلہ جس کے لئے شری پٹی سری راملو نے اپنی جان کا بلیدان کیا اتنا نازک اور سیریس ( Serious ) کیوں بنا جا رہا ہے ؟ ابھی آنریبل ہوم منسٹر نے کہا کہ آندھرا اسٹیٹ بنانے کا سوال سب کا متفقہ امر ہے اور کیوں نہ ہو جبکہ ہماری ۲ سال کی جدوجہد آزادی ان ہی بنیادوں پر چل رہی تھی ۔ ہمیں آزادی حاصل کرکے آج چار پانچ سال ہوئے لیکن ہم دیکھ رہے ہیں کہ اس مسئلہ پر آج بھی حکومت اہمیت نہیں دے رہی ہے ۔ حالانکہ وقتاً فوقتاً آندھرا دیس کے سارے لوگوں کی طرف سے ایک مانگ کی گئی اور پرزور مانگ کی گئی جس کے لئے انہوں سارا تیاگ ( त्याग ) اور بلیدان بھی لگا دیا ۔ چنانچہ اب سارے دیس حکومت ہند اور عوام کو بھی اس کا پتہ چل چکا ہے

کہ آندھرا راشٹر کا سوال کس قدر اہمیت رکھتا ہے اور اس کے لیے ہر شخص کس قدر تیاگ کر سکتا ہے یا اپنا بلیدان دے سکتا ہے۔ اس کے لیے گورنمنٹ آف انڈیا کی طرف سے کچھ کوشش نہیں ہوئی ہے لیکن ہم سمجھتا کہ کبھی کھلے دل کے ساتھ کوشش نہیں کی گئی۔ جب ہماری پارٹی چاہتی اس بات میں ... تو میں نہیں سمجھتا کہ اس کے لیے کیا رکاوٹ ہے۔ اگر کوئی سنجیدگی پیدا ہو تو اس کو بھی ہم باہمی طور پر حل کر سکتے ہیں ... کے ... بھی اس کے لیے دو ایک ٹمس ( Attempts ) لیے ہیں ... ٹھیک ہے وی پی رپورٹ کے نام سے ... مگر اس میں بھی کوئی رائے ... کے ساتھ نہیں ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اس بڑے ... دو ایک ... اختلاف ہو مدراس میں جو دو رائیں پائی جاتی ہیں وہ ہٹا دیا جائے ... لیکن ... مسئلہ ایسا پڑا ہوا ہے کہ جس کو حل بھی کیا جا سکے ہم دیکھ سکتے ہیں ... راج میں ہمارے آزادی کے مطالبہ پر یہ کہا جاتا تھا کہ یہ لوگ ایک زبان کا مطالبہ کرتے ہیں ... دونوں آپس میں راضی ہو جاؤ تو ہم تو جانے کے لیے تیار ہی ہیں۔ آج بھی حکومت وہی طریقہ اختیار کر رہی ہے۔ میں نہیں سمجھتا کہ ... پر ... حکومت کسی جانب کا ... لگی۔ یہ مسئلہ بالکل صاف ہے جس میں کسی اختلاف رائے ہیں مدراس کا جو ... ڈسپیوٹڈ ایریا ( Undisputed Area ) ہے اسکو ایک صوبہ بنایا جا کر دوسری بھاشاؤں کے لحاظ سے دوسرا پرانت ( प्रांत ) بنایا جا سکتا ہے۔ کسی مجموعہ پر اتفاق رائے ہو سکتا ہے اور اگر یہ بھی ہو تو یہ مسئلہ پلے بی سائٹ ( Plebiscite ) یا ریفرنڈم ( Referendum ) کے ذریعہ طے کیا جا سکتا ہے۔ بہر حال یہ ہونا ضروری ہے۔ کیونکہ آج پی سری راموم جیسے آندھرا کے بڑے بڑے ... لیڈر ... اپنی زندگی کو ... قربان کرتے آ رہے ہیں ... گورنمنٹ آف انڈیا سے صاف صاف کہتا ہے اور سینسس فگرس ( Census figures ) بھی پیش کرتے ہوئے بتلاتا ہے کہ کس طرح آندھرا ... کیا ہے ... یہ مطالبہ اپنی ذات کے لیے نہیں کیا تھا ... آندھرا صوبہ کے لوگوں کے لیے مطالبہ کیا تھا۔ آج ہزاروں بلکہ لاکھوں لوگ انہی کی طرح اس مطالبہ کے لیے اپنی جانیں بلیدان کرنے کے لیے تیار ہیں ... ایسے مطالبہ کو ... ٹالنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ میں اس ہاؤس کے توسط سے گورنمنٹ آف انڈیا کے ... ان فیلنگس ( Feelings ) کا اظہار کرنا چاہتا ہوں ... اس معاملہ میں ذرا سی دیری بھی نقصان رساں ہوگی۔ ساتھ ہی میں ... جس طرح لیڈر آف دی ہاؤس نے کہا ان کے ... داروں کے ... ایک تعزیت نامہ بھیجا جائے ... ہاؤس اٹھ ... ضروری ہے ... وہ ایک دن ... ایک بہت ... یہ ایک طرح کی رسپکٹ ( Respect ) کو ظاہر کرتا ہے جس طرح لیڈر آف دی ہاؤس ( Leader of the House ) نے ... کی آدھ گھنٹے کے لیے ہاؤس ایڈجرن (Adjourn) کیا جائے تو مجھے اس سے اتفاق نہیں ہے۔

श्री रामणी बेवी (सिरसिगा गढ़फूज) माननीय स्पीकर महोदय आंध्र प्रांत के लिये पुट्टी श्रीरामूलुजी ने अपनी जमूम जानता जो बलिदान किया है जिससे आंध्र का प्रत्येक मनुष्य दुःखी है। और यह हर वरावावदे लोगों के लिये भी दुःख की बात है इस हाउस के सब आनरेबल मेंबर के लिये भी यह एक दुःखमय बात है। जिस विषयमें मन यह सुझाव रखा था कि श्री पुट्टी श्रीराम की आत्मा को शांती प्राप्त होने के लिये हमारा हाउस दो मिनिटतक खड़ा होकर खामोश रहे। यह चाहती हूं कि

*Shri Ankush Rao Venkata Rao (Partur)*: Mr Speaker, Sir, May I ask the leave of the House to express my thoughts about the sad demise of Shri Potti Sriramulu. Almost all the parties accepted long ago the principle of forming linguistic States when we attained independence but unfortunately we have not been true to our promises up till now and that late adherence to those promises today has shown a sad result in the wasting of an honest son of the Country. This occasion I do not think is to express any comments whatsoever but only to express our heart felt sincere condolences for the man who had deep convictions about the promises that were made. It also emphasises the great urgency and the deep resentment that is being felt in the South especially for the formation of the linguistic States. I only would express my condolences and would request the House to convey to the relatives of the bereaved our share in their mourning.

مسٹر اسپیکر ہم آج بڑے دکھ کے ساتھ اس جگہ جمع ہوئے ہیں دکھ سری پوٹی سری رملو کے بلدان کی وجہ سے ہوا ہے ہاؤس نے جس دکھ کا اظہار کیا ہے میں بھی اس میں شریک ہوں واقعی انہوں نے ایک ڈیپ کانوکشن ( Deep conviction ) کے سبب اپنا برت ( Fast ) جاری رکھا اور آخر اس کا نتیجہ ہے کہ ان کا دیہانت ( देहान्त ) ہوا میں سمجھتا ہوں کہ ان کے بلدان ( बलिदान ) کی وجہ سے ان کے دل میں جو کاز ( cause ) تھا وہ مسابقہ ہے جس طرح سے ان کا ارادہ ہے لیکن وہ بیچارے گو وہ دنیاوی جسم سے ہمارے ساتھ موجود نہیں ہیں لیکن ان کی روح امارٹل ( Immortal ) ہو گئی ہے انہوں نے ہندوستان کی اتہاس (इतिहास) میں ایک بہت بڑا نام پیدا کیا ہے

جس طرح لیڈر آف دی ہاؤس نے کہا اور دوسرے ارکان نے بھی کہا ہے ہم مارک آف رسپکٹ (Mark of respect) کے طور پر اپنا کام سارے دن کے لئے ملتوی کرتے ہیں

The House then adjourned till half past three of the Clock

THE HOUSE REASSEMBLED AT HALF PAST THREE OF THE CLOCK

[Mr Speaker in the Chair]

## Business of the House

مسٹراسسکر ں ے ں وںباب ط ک ے سب موس
(Adjournment Motion) ے ا ں ھ و باب ے گے
ھں سکے ے ں ول نمبر( )کا ہ ے ھ ک ں ں ط ں ں
(No confidence Motion) ںا سکے دیےکے ھں ے کیے
حود بحود ں ور پر سب ھرگی ھ بحث ں ں و کی ھ رب د بہ سب ں
سمجھا

Now we shall take up the resolution

سری سی ا ج وسکٹ رام راؤ ول س کمیٹی (Privileges Committee)
کے ارے ں ں ک ہوس ۔

مسٹر امسکر و ڈل کہ کے

*Shri M Butchaiah* As per the bulletin issued for the extended session of the Assembly from 16th to 19th it has been stated that official business will be transacted whereas it has been stated in the House that the no confidence motion will be taken up on 17th 18th and 19th I want to know

*Mr Speaker* That business also is an official business

*Shri Phoolchand Gandhi (the Minister for Public Health Medical and Education)* The hon Member is confusing Government business with official business

*Shri L K Shroff (Raichur)* I rise on a point of order, Sir There is an amendment moved by the hon Member for Ippaguda which mixes up more than one issue I want to know whether such a thing could be done under the rule In the first paragraph of the amendment it is stated at the same time this House is of opinion that the interest of the Textile workers should be safeguarded and effective steps should be taken to see that no retrenchment is resorted to in the Textile industry during the enforcement of the aforesaid measures

*Mr Speaker* Regarding that I have already said that the amendment has been moved If there was any objection for the amendment being moved the hon Member should have raised it then and there

*Shri L K Shroff* But there was no time for us yesterday to go through and examine the amendment

*Mr Speaker* Now we shall take up the resolution as well as the amendments together

## Discussion on the Resolution regarding reservation of 40% Production of Sarees and Dhoties to the Handloom Industry

*Shri V B Raju The Minister for Labour Rehabilitation Information and Planning* Mr Speaker Sir The resolution that is introduced in this House contains two parts one welcoming the move that has been taken by the Government of India and the other projecting the concession as an ameliorative measure to an important section of the working class namely weavers

The history and the present condition of this important section of society is a very long one the history is a very long one and the present condition is a miserable one India is the birth place for cotton manufacture But with the mechanisation and Industrial Revolution in the west and with the opening of Suez Canal and also with the emergence of the British Raj in our country this industry

*Mr Speaker* I think the hon Minister has given notice of one amendment Is it not so?

*Shri V B Raju* Yes sir

*Mr Speaker* Then the hon Minister may move the amendment first

*Shri V B Raju* In the second line of the resolution inadvertently the words and sarees have been put Actually that is not correct and so I beg to move

That in line 2 of the Resolution the words and sarees be deleted

*Mr Speaker* Amendment moved

That in line 2 of the Resolution the words and sarees be deleted

*Shri V B Raju* I am just mentioning that due to certain factors this ancient industry has put to such a crisis that those who are associated with the industry are not only reduced to hand to mouth existence but are also turning to be a social evil The gravest danger to the peace and prosperity of any country is the idle man power and as hon Members know the backbone of any country is the skilled man power and this skilled man power in any country if allowed to be idle is not only a positive loss but also is a negative evil to the stability peace and prosperity of that country Being alive to this situation the Madras Legislature has Passed a recommendatory resolution on similar lines and conveyed to Government of India That resolution contained the reservation of dhoties with border and coloured sarees to be exclusively reserved for handloom weavers But our resolution goes a bit further and urges that all dhoties and sarees which come under the purview of 20 to 80 count should be exclusively reserved to handloom weavers

In this State there are a lakh and ninety thousand handlooms on which nearly 3 lakhs of workers men and women work Added to this a similar number of dependants are there Thus all put together six lakhs of people men women and children depend upon this industry Compared to this the textile mills forming part of a large industry employ only fourteen thousand workers These fourteen thousand workers comprise of different categories—spinners weavers and also ancillary staff like clerks watchmen and so on

The Planning Commission while enunciating the State Policy has clearly mentioned that the State Policy of village industries should be that wherever large scale industry competes with cottage industry an approporiate course to adopt would be to try and formulate a common production programme One of the important factors that should be considered in drawing up this common production programme is reservation of spheres of production The common production programme necessarily implies a measure of control by the Government especially on the organisational side of the industry The reservation of spheres has already been effected on a small scale between organised textile industry and hand loom weavers In view of the employment which has become a fairly constant feature of the hand loom industry there is scope for the extension of this principle

Our resolution is in conformity with the principle enunciated by the Planning Commission that a common production programme should be drawn up for the large scale and village industry and to achieve that purpose while drawing up that programme I submit a measure of control is necessary Our present resolution conforms to that principle and suggests and recommends to the Government of India to reserve certain patterns to the hand loom sector

Without going into detail about the conditions that are obtaining all over India I would like to tell something about the Hyderabad situation which reveals very threatening picture Hyderabad is the third biggest in cotton production in India All the cotton that is produced in Hyderabad is not consumed In 1951 52 cotton to the value of 15 crores 19 lakhs has been exported and in return what did we import? We imported cloth worth 14 crores and 60 lakhs and yarn worth 2 crores and 88 lakhs of rupees This clearly reveals that while we export employment we are importing unemployment If these figures are scrutinised it will be clear that the raw material which could have been very profitably utilised here is being exported and cloth which could have been easily manufactured here is being imported

That shows that there has not been planning to connect properly the raw material and the manufactured goods Not that there is no sufficient man power to consume this cotton, not that there is no demand for cloth but the raw material hasbeen left in the hands of profit makers who make many by exporting cotton Similarly the cloth which could have been produced by the hands loom weavers was being produced by the big mills in India This has been the unfortunate situation If the right type of industrial policy is to bo evolved and if this raw material that is available in this State is to be profitably converted into finished goods it is very necessary in the first place that the textile industry should evolved a common programme of production

In the year 1949 the Government of India allowed a reservation of certain items to the handlooms These items included sarees with borders exceeding 2 in width and also sarees with zari or gold colour or silk yarn in the borders Also sarees which have got silk yarn in their body were reserved for the handloom industry That means the Mills were prohibited from manufacturing these types of sarees Dhothies the borders of which would exceed ½ also were not to be manufactured by the mills Some other items like Lungies Dustars Towels etc were also reserved for handloom weaving But experience has shown that the mills could produce cloth of similar width and get them dyed, printed and coloured outside Also cloth of the same width of dhoties was being manufactured in the mills and the borders were being supplied from outside This sort of by passing has taken place and the advantage which should have accrued to the handloom industries did not really accrue There is a criticism that if this manufacture of sarees and dhothies below 80 counts is left to the handloom industry then it will not be able to produce enough stocks But if satistics are considered the capacity to produce in the handloom industry is so much that it can produce not only for India but even for export The yarn supply hitherto has been so meagre that no loom worked for more than 10 days If every loom workes for a month of 24 working days with a day of 8 hours it can produce easily 100 to 120 yards of cloth So the fear that is expressed that if these two patterns are reserved for the handloom they may fail to supply sufficiently to the consumer is not justified Hyderabad having such an important place in the production of cotton and also having 1 90 000 looms will be very successful if production is so planned that the textile industry will not be competitive complementary As a matter of fact experts in the industrial sector advise that the large scale industry should be utilised to manufacture semi finished goods The finer finish or the fuller finish should be left to the craftsmen The large scale industry has a great handicap in not being able to change the pattern as as and when it likes or as and when the market demands It has only this advantage of taking to mass production of a particular pattern If that pattern has to be changed it needs lot of dislocation The advantage the handloom industry has is that as and when the market demands a change in the pattern it can easily adjust itself Semi finished goods like yarn are producers commodities There are three types of commodities one is the consumers commodities the other is the producers commodities and the third is the craft goods It will be advantageous or it will be economical for the large sale industry to produce producers goods like yarn metal sheets etc If brass sheets are manufactured by large scale industries the craftsmen the metal workers will be able to convert them into vessels or into some other finished goods In this connection if the large scale industries confine themselves to producing yarn the hand loom weavers are there to convert it into a finished product This sort of co ordination or integration is necessary If weaving is taken on a large scale by the mills while unemploying lakhs of weavers it will lead us to such a catastrophe which we will not be able to face 2½ crores of rupees have been invested in the textile industry in the state and after investing 2½ crores of rupees we could not provide employment to more than 14 thousand people taking it for granted that we are capable of expanding this industry and putting in more capital Is it possible to rehabilitate 6 lakhs of weavers in the urban areas In my opinion it is a stupendous task and it is not a thing worth while trying The urban areas are already overcrowded and the other problems that spring up are housing water supply medical aid etc Many such difficulties have to be confronted and we are already confronting some Displacing this rural population and making them march to urban areas and making their lives miserable is not a thing which we are visualising The craftsmen should be allowed to be in the village India is a land of villages Urbanisation does not mean that the 22 thousand villages in Hyderabad should be completely dislocated and all the people should be brought together into two dozen or a dozen places That is not urbanisation and that is not what we are trying to do Just for the sake of electricity for the sake of the cinema the newspaper or the radio the villager need not march to the town We will have to carry electricity newspaper and the radio to his hut That should be the process Impoverishing the worker through making him unemployed in the village and making him march to the urban areas will be a wrong economic policy There are some who say that the handloom industry is a subsidiary industry and therefore the handloom worker can afford to be an agricultural worker But the hon Members know that land is already over populated 68% of the population in the state live on land Our endeavour should be to divert a portion of the population to other occupations So it is no good arguing that the handloom worker in the village should live upon land Considering from all these points of view the Government has come to the conclusion that the production sphere must be fixed and reservations must be made In Hyderabad there are 6 textile mills and the number of looms are 2 572 The hon Member from Ippaguda has brought amendments pertaining to the unemployment that may be caused by reserving the production of Dhoties and Sarees to the handloom weavers It is never meant in this resolution that the looms should be closed in the textile mills There will be ample work to produce other patterns It is never visualised that one must be robbed to pay the other This is not the case The mills could take up to other patterns and need not take to retrenchment but we should see that the mills should not expand their loomage If at all there should be any expansion it should be in the direction of increasing the spindles Our mills should be capable of producing all the yarn that is necessary for the handloom industry That is the idea There is no suggestion that the present looms should kept idle and the present workers in the textile mills shall be thrown out In the handloom sector also there are nearly 40 thousand looms which are idle They were idle some time ago because they could not get yarn But now even the looms which are getting yarn are forced to be idle the reason being that there is accumulation of stocks The cost of the stock is estimated to be about 40 lakhs of rupees

This is due to the export market becoming less responsive and the large scale industry trying to oust the handloom industry by producing Sarees and Dhoties which are less costly Dhoties and Sarees produced by the handlooms are costlier than those produced by the mills

*Shri V D Deshpande* May I know what is the percentage of Dhoties and Sarees and the total production in yards of the textile mills in Hyderabad

*Shri V B Raju* I have tried my best to collect the figures The handloom weavers organisation could not keep a correct record but they say this is a very great percentage

*Shri V D Deshpande* I want the figures about textile mills I want to know the proportion of Dhoties and Sarees compared with the other total production in the textile mills

*Shri V B Raju* I could get the figure for the whole of India but I could not get it for Hyderabad For the whole of India there are 28 lakhs of handlooms producing 1800 million yards of Dhoties and Sarees This is the figure I could get on an all India basis I could not get the figure pertaining to the mills regarding their percentages of Dhoties and Sarees and other patterns

I was mentioning about retrenchment and as I said it is not necessary that the looms should be closed in the Mills and the workers should be thrown out of work

The large scale industry is trying to oust the handloom industry in the export market as well as in the home market In the Home market the sarees and dhoties that are being produced by the Mills are being sold at a cheaper rate the reason being that the yarn supplied to them for weaving within the mills is working at a cheaper rate The yarn that is being supplied to the handloom weavers has to go through a particular process which is making an additional charge on the cost The mills have to reel it then make it into bundles pack it stamp it and it has to pass through so many bottlenecks and when it reaches the weaver it goes up by 20 to 30 per cent So the cloth produced by the weaver is unable to compete with the cloth produced in the mill This is a very important factor and the Government also is considering how the extra charge that is now being added in the cost or in the price of the yarn that is given to the weaver could be avoided That is one thing

Another thing is the textile industry has an organisation has the advantage of an intellectual publicity and quick transport and it could eclipse the handloom cloth in the outside market

*Mr Speaker* I would like to invite the attention of the Member to Rule No 154 which says

'No speech on a resolution except with the permission of the Speaker, shall exceed fifteen minutes in duration

Provided that the mover of a resolution when moving the same and the Minister concerned when speaking for the first time, may speak for thirty minutes or for such longer time as the speaker may permit'

So 30 minutes and 15 minutes is the standard At the time of addressing, this standard should be borne in mind Of course I am not suggesting that the information that is necessary should not be given

*Shri V B Raju* I have got two handicaps, one is I am not the Industries Minister

*Mr Speaker* Allright, the hon Member may continue

*Shri V B Raju* The handloom industry is facing the same situation today as the large scale industry of the country faced at the time of the British regime, when it demanded protection from the exploitation of foreign imports When large scale industries could enjoy that privilege at that time and later on why should not the handloom industry ask for similar protection while aggression is taken place? There is every justification for the demand of this protection by the handloom weaving section The reason why this resolution is brought before the House is that the people in this profession have ventilated their grievances and have been ventilating them from a very long time on the platform in the press and so on and they have done whatever they could As a section of the society they did so But if this resolution gets the approval of this House there will be more weight to this demand that all the sections of society have supported their demand That is the very reason why the approval of this House is being sought

The amendments moved to this resolution contains an appeal to the Government of India and the Govt of Hyderabad for certain other concessions I would like to remind the mover of of this amendment that this resolution is an official resolution it is a Government resolution and myself being a Member of the Government it will be too impertinent or too funny on my part to request the Government to do such and such a thing That is the technical objection to this amendment

*Shri V D Deshpande* Mr Speaker Sir On a point of information when the House has seized of the resolution I think it ceases to be of any particular person When the whole discussion starts it is the House that has taken hold of the Resolution and I do not believe that it can be supposed that any particular person or Minister as such can put himself in possession of the resolution but it is the House collectively that seizes of it May I know the position about this ?

*Shri V B Raju* What I wanted to say was that it is a resolution moved by the Government and when Government itself has brought a resolution before this house it is superfluous if an appeal urging the Government to do something is incorporated in it It is allright so far as it concerns the Government of India but with regard to the Govt of Hyderabad if the Government could accept this amendment it could without this amendment, do it What I am trying to submit is that it is not necessary

Apart from that I would like to deal with the merits and demerits of the amendment in parts The first part says

> That instead of entirely depending on the imports from dollar Sterling area of high prices other avenues should be utilised to meet our needs of long staple cotton

There is nothing like Dollar Sterling area as distinct from non Dollar Sterling Area The Government of India could naturally look to a market which would supply at a cheaper rate and also which would accept rupees or which will accommodate any foreign exchange If other areas would provide at a cheaper rate than at the rate at which the present areas supply the Government of India would always take it and it has been said more than once that the policy of the Government is not to confine itself to any particular area or show any particular favouritism to any particular area Therefore this recommendation to the Govt of India is not necessary They know very well about it and by suggesting this there is no immediate benefit that accrues to our handloom weavers in the State Secondly the cotton that is imported is long staple cotton and it may be available only from certain particular areas It cannot be imported from any country and every country it is imported from the areas from where this type of cotton will be available Our Desi cotton can produce the coarse and the medium type of yarn For fine and super fine yarn long staple cotton is necessary and the quantity that is estimated to be required is about 12 lakhs of bales As the Government knows it is countries like Egypt that can supply this type of cotton and we are not aware whether Egypt falls within Sterling Dollar area or any other area

Then the second part of the amendment is that yarn produced in our country being short of our own needs should on no account be exported As a matter of fact very little quantity of yarn is being exported If there is any export it is for the reason that the weavers have failed to lift it So this also is not necessary since the Government fully realise that local needs come first and then only can any export be allowed

The third part is that the Government should help to clear the accumulated stocks by purchasing its needs for military police and postal departments and supplying municipal employees through Corporation Municipalities etc etc For the marketing of handloom products of Purchasing Board be constituted etc etc In this connection I might state that a memorandum has been submitted by the Central Weavers Organisation and the Government has already assured them that whatever concessions possible would be given to the weavers and as the hon Members know the Government have constituted a handloom Board—and there may be State Boards too—and it is under the consideration of the Government to form a similar Board here So when the Government is already considering the demands of the Central Weavers Organisation an amendment of this type is not necessary

Then comes the question of subsidy to the Handloom weavers Subsidy in my opinion—or in the opinion of the Government is to a new industry Handloom industry is an ancient industry of our country No amount of spoon feeding will save the industry It should be self supporting and if subsidy is given it becomes an influence on the weavers not to strive to make the industry self sufficient Any industry that strives to live upon subsidy is not a national asset So the handloom industry cannot be maintained by giving subsidy Besides the hon Member who is the mover of the resolution knows the financial position of the State to what extent it can give subsidy and how long it it can continue it and so on it is not a practicable or practical suggestion and is therefore not acceptable to Government

Next it is said that co operative enterprise should be encouraged and to that end a sum of Rs 50 should be advanced to each weaver to enable him to become a member I might add here that 80% of the weavers have already become co operators The Co operative Organisation for Weavers has enlisted a big number of weavers already and a similar demand has been placed by the organisation I again want to reiterate here that the financial position of the State will not permit such subvention at this moment Nextly when a cottage industry on a co operative basis is to be encouraged it would be a contradiction if the Government encourages factories in the handloom sector It would not fit in the resolution and does not conform to the spirit of the resolution What the Government desires is that the handloom industry should be encouraged on a co-operative basis and while encouraging co operation it will not be proper to encourage a capitalist system or any other system along with that

Another part of the amendment says that excise duty and sales tax on handloom cloth should be removed completely Sales tax on handloom cloth is leviable only if it costs more than Rs 3 per yard and handloom cloth costing less than Rs 3 per yard is exempted from the sales tax and if I remember correctly—I am subject to correction—the Hon Member who moved the amendment is one of those who opposed this exemption at the time of the discussion on the Sales Tax Amendment

Bill Regarding excise duty I must say that there is no excise duty on handloom cloth and I do not know how the Hon Member got this information that there is excise duty on handloom cloth As far as the Government knows there is a cess on the mill cloth and there is no excise duty as such on the handloom cloth

The amendment further says that handloom workers should be exempted from house tax A greater number of these workers live in villages and very few live in urban areas I do not think there is any house tax in villages and those who live in urban areas will have to pay municipal tax

These are the reasons which prompt me to oppose the amendment

Somewhere in tho amendment it is said that yarn should be supplied at rates obtaining in 1947 I can reveal this information to the hon Member that at the moment yarn is being sold at a cheaper rate in the open market than the rate that is charged by the handloom organization Yarn is available at cheaper rates in the bazar and the rates of yarn conform to the general cost of production This has to be related to the cost of other items also The cost of yarn cannot go down unless the price of cotton is reduced

If the price of cotton is reduced it is the cultivator who suffers So it will not be possible to isolate yarn and reduce its price, while the price of other commodities are at such a high level The demand at the moment is not for the reduction in the cost of yarn as such but in the disposal of the accumulated stocks and in the reservation of certain patterns and as I have already said if the yarn is costing more for them it is for this reason that there are over head charges in mills for releasing yarn to the weavers If any such remedy or any such process could be evolved that yarn could be supplied to weavers in the same manner as it is being supplied to mills for weaving then the cause for the complaint that is being made will not be there

Without taking the further time of the House and reserving further comments at the end of the debate if opportunity is given to me for answering any such queries I would like to submit to the House that the Resolution may be passed as it was brought in without amendments

**شری وی ڈی دیشپانڈے:** میں نے دو سجیشنس پیش کیے ہیں۔ آپ نے ممبر کے لیے ہر ممبر کو [illegible] کا وقت دیا ہے۔ کیا ان دو سجیشنس کے لیے دو گھنٹے کا وقت میں لے سکتا ہوں؟

**مسٹر ڈپٹی اسپیکر:** آپ دو ریزولیوشن ممبران کو دیے ہوئے وقت سے بہت زیادہ لے سکتے ہیں۔ میں ممبر صاحب کیلئے یہ بتلانا چاہتا ہوں کہ میں کسی کو روکنا نہیں چاہتا لیکن جہاں تک ممکن ہو ریپیٹیشن ( Repetition ) کو اوائڈ ( Avoid ) کیا جائے تو مناسب ہے۔

**شری وی ڈی دیشپانڈے:** بنکروں کی بیروزگاری کے پیش نظر یہ ریزولیوشن ہاؤس کے سامنے آتا ہے کہ یارن ( Yarn ) کی پیداوار میں کا کیا حصہ ہوگا اور ٹیکسٹائل مل کا کیا حصہ ہوگا۔ جو حل اس ریزولیوشن میں پیش کیا گیا ہے وہ ایک عارضی حل ہے۔ یہ کوئی بنیادی حل نہیں ہے۔ اس سے بیروزگاری کا سوال بنیادی طور پر حل نہیں ہو سکتا۔ عام طور پر ہم دیکھ رہے ہیں کہ بیروزگاری بڑھ گئی ہے۔ اگر ہم بیکاری کو ہٹانے کی جانب مائل ہوں تو ہمیں ریل کو چھوڑ کر بیل گاڑی میں سفر کرنا پڑیگا۔ جہاں بڑی صنعتوں کو روک کر چھوٹی صنعتوں کو ترقی دینے کا جو حل سوچا جا رہا ہے وہ موجودہ حالات میں کی جا رہی ہے وہ ایک عارضی حل ہے۔ ہمیں یہ سوچنا ہے کہ ہم کس طرح کسانوں کو روزگار دے کر انکی بیروزگاری کو ہٹا سکتے ہیں۔ اسکے ساتھ ہی ملک کی صنعتوں کو اس طرح بڑھا رہے ہیں کہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو اس میں کام مل سکے اور ہندوستان کی ضرورت بھی خود ہندوستان کی صنعتیں پورا کر سکیں۔ آنریبل ممبر سکندرآباد نے کہا کہ ٹیکسٹائل ( Textile ) اور ہینڈلوم ( Handloom ) انڈسٹری ( Industry ) میں پروپورشن ( Propoition ) قائم کرنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے وہی زمانہ پیش کیا جو ہزاروں سال سے چلا آ رہا ہے اور برسوں رہ چکے ہیں ہم دیکھتے آ رہے ہیں۔ یہ وہی پرانا ڈھانچہ ہے۔ صنعتی میدان میں امریکہ اور برطانیہ اسی طرح زور زور رکھیں گے۔ خام مال ( Raw material ) کی طرح انکے پاس بھیجا جائیگا اور ہماری ضروریات کی چیزیں ان سے خرید سکیں گے۔ یہ وہی پرانا سامراجی ڈھانچہ ہے۔ اور آپ اس طرح بیروزگاری کو دور کرنا چاہتے ہیں۔ مجھے صاف طور پر ہاؤس کے سامنے یہ کہنا ہے کہ جب تک اس تصور میں تبدیلی نہ ہو یہ مسئلہ حل نہیں ہو سکتا۔ ہمارے سامنے یہ نصب العین ہونا چاہیے کہ ہندوستان کی صنعتیں اس قدر ترقی کریں کہ ہمیں اپنی ضروریات کیلئے کوئی چیز باہر سے منگوانی نہ پڑے۔ ہمیں کسی کا محتاج ہونا نہ پڑے۔ بنکروں کی بیروزگاری کا سوال ہے۔ میں نے ابھی سلسلے میں اسٹیٹمنٹ پیش کیا ہے۔ ہم دیکھ رہے ہیں کہ ٹیکسٹائل انڈسٹری بھی پیچھے کی طرف جا رہی ہے۔ احمد آباد اور دوسرے مقامات کی ملیں بند ہونے کی اطلاع ہمیں ملی ہے۔ اور ہم

ایک بیروزگاری کا مسئلہ حل کرنے کیلیے دو نئے ورگ ( वर्ग ) ان بیروزگاری پیدا
کرنے کے باعث بند ہے ہیں لیکن سماجی و تو و بن گیا جانا ہمارے
ایکانک ( Economic ) ڈھانچے کا معاملہ ( सवस् ) دو نئے ملک کے
ساتھ رکھ کر دیکھنے اور وہاں یہ حالات ان کے حالات حصر رہے ہیں جب وہاں
یہ بیروزگاری بن رہی ہیں وہ ان میں کمی ہیں وہ ان ہی گھسی
ہیں یہ کوئی ابھی بنیں ہم و یہ کہہ گئے کہ حکومت کا ڈائرکشن ( Direction )
اس طرف بنیں جس طرف کہ ہوا چاہیے جب تک ہم خود نکھی کر ابھی ملک کی
صنعتوں کو ہر ایک روزگاری کا مسئلہ حل نہیں ہو سکتا جب تک کسانوں کو
زمین دیکر زرعی پر یہ ہاتھا ہے جب تک ور خرید نہیں کر سکتے میں
وقت تک یہ جو حل پیش کیا ہے وہ ایک عارضی حل ہے یہ میں بھی دیکھتا ہے عوام
کے دو بڑے حصوں میں کہ ان مزدوروں اور متوسط طبقہ کے لوگوں کو بھی تو ادار
نہیں کیا ہے بلکہ یہ بھی دیکھنا ہے کہ کہیں اس سے مزدوروں
کی تعداد میں کمی تو نہیں کردی جا سکتی؟ آنریبل ممبر کا ڈر آیا ہے کہ یہ سوال
پیدا نہیں ہوتا لیکن میں ان کے سامنے دی انڈین کا سوال رکھتا ہوں ( The Indian
Textile Journal ) نے کچھ فگرس ( Figures ) رکھا ہے جس میں خود کہا
گیا ہے کہ اگر دھوتیاں اور ساڑیاں پوری طور پر ریزرو ( Reserve ) کرلی جائیں
تو سکے جسے کے طور ( ) کروڑ گز ہوتا پیدا ہوتا بند ہو جائیگا مجھے
معلوم ہے کہ تقریبا ایک تہائی یا ایک چوتھائی کام ملوں میں دھوتیوں اور ساڑیوں کا ہی
ہوتا ہے اگر اس کام کو روک دیا جائے تو یہ مناسب ہے کیا کام میں کمی نہیں ہوگی ؟
انہوں نے کہا کہ دوسرے پیٹرنس ( Patterns ) اسکے معاوضے میں نکالے جاسکتے
ہیں لیکن میرے خیال میں اس کو ری پلیس ( Replace ) کیا جانا مشکل ہے
یہ کہا جا رہا ہے کہ چھوٹی ہوگی مجھے بڑی خوشی ہوگی اگر ایسا نہ ہو اور اگر
ایسا نہ ہونے والا ہو تو میں سمجھتا ہوں میرے امنڈمنٹ کو جو میں نے اسی سلسلے
میں پیش کیا ہے مان لینے سے انکار ہونا چاہیے کیونکہ یہ چیز تو ہونے والی ہی نہیں
پھر اس سے حکومت کو صاف طور پر ماں لینے میں پس و پیش کرنے کی کوئی وجہ نہیں
چاہیے تاکہ ہم مزدوروں کے سامنے یہ صاف طور پر کہہ سکیں کہ ہمارے ساتھ ساتھ
دوسرے لوگوں کو بھی روزگار فراہم کیا جا رہا ہے اور انکا اثر ہم پر ہوگا

دوسرا امنڈمنٹ میں نے یہ پیش کیا ہے کہ سوت کی قیمتوں کو سنہ ۹۴۷ ع کے
لیول ( Level ) پر لانا چاہیے یہ میں نے اسلیے رکھا ہے کہ کہیں آپ کی تجویز کے
لحاظ سے دھوتیاں اور ساڑیاں ملس ( Mills ) میں نہ بننے کے نتیجے کے طور پر
انکی تیاری کی لاگت میں اضافہ ہو جس سے کنزیومرس ( Consumers ) کو زیادہ
دام دیکر انہیں خریدنا پڑیگا۔ میرے پاس اس کے فگرس ہیں جس سے پتہ چلتا ہے کہ

ہاتھ سے بنے جو کپڑے آتے ہیں ان کی قیمت مل میں بنے ہوئے کپڑے کی قیمت کے مقابلہ میں ۲۵ تا ۳۰ فیصد زیادہ ہوتی ہے۔ دی انڈین ٹیکسٹائل جرنل نے یہ ظاہر کیا ہے۔ اگر اسطرح ساڑیوں اور دھوتیوں کو ملوں سے خارج کردیا جائے تو اس کی وجہ سے (۵) کروڑ روپے صارفین کو زیادہ دینے پڑینگے۔ کیا یہ عوام پر ایک بہت بڑا بار نہیں ہوگا؟ آپ اس ریزولیوشن کے ذریعہ بنکروں کی بیروزگاری دور کرنا چاہتے ہیں لیکن اسکے نتیجے کے طور پر کہیں دوسرا طبقہ بیروزگار نہ ہو جائے۔ اس لیے میں نے امنڈمنٹ کے ذریعہ یہ تجویز رکھی ہے کہ ملوں کی دھوتیوں کو سنہ ۱۹۵۲ع کے لیول پر لایا جائے تاکہ اس سے بننے والے کپڑے کی قیمت کم رہے یہ اس اور اسکا نقصان بھی عوام کو بھگتنا نہ پڑے۔

[Mr Deputy Speaker in the chair]

میں نے ایک اور امنڈمنٹ اس سلسلے میں رکھا ہے کہ جو کوآپریٹو سوسائٹیز (Co operative Societies) ہیں ان کو سبسڈائز (Subsidise) کیا جائے۔ ہمیں اس سلسلے میں سب پہلوؤں کو سامنے رکھتے ہوئے سوچنا ضروری ہے۔ یہ سوال ہمارے سامنے لایا گیا ہے کہ حکومت حیدرآباد اسکے لیے کیا کرسکتی ہے۔ لیکن جب ہمارے سامنے اس سلسلے میں ایک ریزولیوشن آیا ہے جس کے ذریعہ حکومت ہند سے اپیل کی جارہی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس موقع پر حکومت کو چاہیے کہ وہ اس امر کو بھی ملحوظ رکھے۔ یہ بتلایا گیا ہے کہ ہمارے پاس ۴ لاکھ ۲۴ لاکھ کا اسٹاک رکھا ہوا ہے اور اسکے لیے گاہک فراہم کرنے کا سوال ہمارے سامنے ہے۔ میں کہونگا کہ گورنمنٹ ڈپارٹمنٹس میں یہ ہینڈلوم انڈسٹری کی کافی کھپت ہوسکتی ہے اور اسطرح کافی مدد پہنچائی جاسکتی ہے۔ اسی لحاظ سے یہ تجویز بھی پیش کی گئی ہے۔

ابھی یہ بتایا گیا کہ حکومت کے پاس ایک میمورنڈم (Memorandum) آیا ہے اور اس میمورنڈم پر سوچا جارہا ہے۔ اگر یہ صحیح ہے تو پروپوزلس (Proposals) جو رکھے گئے ہیں اسپر کیونکر اعتراض کیا جاسکتا ہے اور کیوں کیا جارہا ہے؟ جبکہ وہ تمام ممبروں کی مانی ہوئی چیز ہے اور اسکو پورا کرنے کے بارے میں حکومت سوچ رہی ہے تو یہ چیز ہمارے سامنے آنا چاہیے۔

جو ریزولیوشن ایوان میں پیش کیا گیا ہے وہ محض اپیل ہی ہے کہ اسکو منسٹر صاحب نے پیش کیا ہے بلکہ اوسکے مقاصد کے اعتبار سے اسکو ماننا چاہیے۔ دیگر امنڈمنٹس کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ یہ غیر ضروری ہیں ایسی حالت میں جبکہ یہ بتایا گیا ہے کہ بڑے پیمانہ پر ساڑیاں اور دھوتیاں بنکروں کی طرف سے تیار ہوکر نکل سکتی ہیں۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ دو سو کروڑ گز کپڑا یعنی ساڑیوں اور دھوتیوں کی ہندوستان میں ضرورت ہوتی ہے۔ چونکہ بڑے پیمانہ پر ساڑیوں اور دھوتیوں کے تیار ہونے کی توقع ہے

لئے جو سوت ہندوستان میں پیدا ہوتا ہے اسکو ایکسپورٹ ( Export ) نہیں کیا جانا چاہیے میں صاف طور پر کہنا چاہتا ہوں کہ جو سوت ہندوستان میں پیدا ہوتا ہے اسکو باہر نہیں بھیجنا چاہیے میں نے پہلے دیکھا گیا ہے کہ ہندوستان میں جب کپڑا کم پیدا ہوتا تھا کی وجہ محض یہ تھی کہ سوت ایکسپورٹ ( Export ) کیا جاتا تھا ہندوستان کے عوام کی قوت خرید کم ہونے کی وجہ سے وہ بھی جتنا خرید کرسکتے تھے ملنے کے لئے کافی پورے طور پر نہیں ہورہی ہے جسکی وجہ سے کپڑے کا ذخیرہ زیادہ ہوگیا جسے حکومت نے کپڑے کے کارخانہ داروں کو مال باہر بھیجنے کی اجازت دی یہی نہیں یارن ( yarn ) کی حد تک بھی ہوئی مل مالکوں کو فائدہ پہنچانے کیلئے حکومت نے یہ رویہ اختیار کیا کیونکہ مل مالکوں کا حکومت پر اثر ہے وہ حکومت میں وزن رکھتے ہیں اسلئے جن چیزوں کی ہندوستان کو ضرورت ہے انکو نظر انداز کرکے کارخانہ داروں کے فائدہ کو ملحوظ رکھا گیا اور اسطرح انکی مدد کیگئی لیکن اب اس پالیسی کو تبدیل کرنے کی ضرورت ہے اسلئے میں نے امنڈمنٹ میں کہا ہے کہ باہر جو سوت بھیجا جاتا ہے نہیں بھیجا جانا چاہیے اگر ہمارے ہاں ضرورت سے زیادہ سوت ہو تو ہمارے عوام کو کم قیمت پر کپڑا میسر آسکیگا اسمیں اور دو تین چیزیں مانی گی ہیں وہ یہ کہ کوآپریٹو سوسائٹیز کے جو بنیادی یونٹس ( Units ) ہیں انکو راست طور پر امداد دینا چاہیے یہی میں نے اپنے امنڈمنٹ میں عرض کیا ہے ساتھ دو تین ممبروں نے بھی اس پر روشنی ڈالی کہ حیدرآباد کے ان سوسائٹیز کو یہ شکایت ہے کہ مرکز سے انکے ضروریات کو پورا نہیں کیا جا رہا ہے وہ امداد جو دیجارہی ہے انڈیویجول ( Individual ) اساس میں آرہی ہے اور انکے اکاونٹس ( Accounts ) ٹھیک نہیں ہیں اسلئے میں نے اپنے امنڈمنٹ میں کہا ہے کہ مرکز کو اور بھی کچھ امداد دینی چاہیے اور انکے ساتھ ساتھ اس میں مس مینجمنٹ ( Mismanagement ) کو دور کرکے انکو راست امداد دیجائے تو مناسب ہوگا معلوم ہوا کہ ( ۸ ) فیصد ویورس ( Weavers )سوسائٹی کے ممبر بن سکے ہیں جو باقی ( ۲ ) فیصد ہیں انکو بھی امداد دینی چاہیے ویورس کو امداد دینے کا جب سوال آتا ہے تو اسکے ساتھ ہی ایک سوال پیسے کا آتا ہے حکومت یہ کہتی ہے کہ پیسہ نہیں ہے لیکن حکومت یہ نہیں جانتی کہ جو فاضل اخراجات ہیں انکو گھٹایا جائے بیکار خرچ کو کٹ ( Cut ) کرنا حکومت پسند نہیں کرتی جب تک وہ ایسا نہیں کریگی اوسوقت تک ایسے مشکلات پیش آتے ہی رہینگے جیسے کہ انگریزی میں کہاوت ہے کہ

Where there is a will there is a way

ڈپارٹمنٹس پر جو بیکار خرچ کیا جاتا ہے پولیس پر جو فضول خرچ کیا جاتا ہے اور جاگیرداروں پر جو خرچ کیا جاتا ہے اسکو کم کرکے اسے نیشنل ڈیولپمنٹس ( National developments ) پر صرف کیا جانا چاہیے

میں نے اسلئے میں یہ بھی کہا ہے کہ اکسائز ڈیوٹی ( Excise duty ) اور سیلس ٹیکس ( Sales tax ) سے بھی ایسے کپڑے اور سوت کو اگزیمپشن ( Exemption ) دیا جانا چاہیے۔ میں نے پہلے بھی یہی کہا ہے اور آج بھی میرا یہی کہنا ہے کہ نوے فیصد لوگ مل کا سوت لیکر کپڑا بن رہے ہیں۔ اسلئے نہ صرف ہاتھ کرگھے کے کپڑے پر بلکہ مل کے کپڑے پر بھی سیلس ٹیکس نہیں لیا جانا چاہیے کیونکہ لوگوں کی قوت خرید گر چکی ہے۔ اگر ایسے حالات رہیں تو لوگوں کی قوت خرید اور بھی گر جائیگی اور لوگ مل کا کپڑا بھی نہیں خرید سکینگے۔ فی الحال میں روپیہ گز تک کے کپڑے کو سیلس ٹیکس سے مستثنیٰ کیا گیا ہے لیکن حالات کے لحاظ سے ہاتھ کرگھے کے کپڑے کو پورے طور پر سیلس ٹیکس سے مستثنیٰ کرنا چاہیے۔

ناندیڑ جالنہ ۔ پربھنی ۔ اورنگ آباد اور تلنگانہ میں جو بیکار رہتے ہیں انکی حالت آج کیا ہے۔ ہاتھ کرگھے کے بیکاروں کے بارے میں مجھے معلومات ہیں۔ انکا بہت بڑا حصہ دیہاتوں میں نہیں بلکہ شہروں میں رہتا ہے۔ تقریباً ( ۵ ) فیصد بیکار شہر میں رہتے ہیں۔ ان لوگوں کو راحت ( Relief ) دینی چاہیے۔ اگر ہم ریلیف دینا چاہتے ہیں اور مکمل نہیں دے سکتے تو کم از کم جس حد تک امکان میں ہے اتنی تو دینی چاہیے۔

میں نے جو اسٹیٹمنٹ ہاوس کے سامنے رکھی ہے اسکے بارے میں ہاوس سے پھر ایک بار اپیل کرونگا کہ ہمکو سماج کے دوسرے طبقات پر یکساں نظر ڈالنی چاہیے۔ ایسا نہ ہونا چاہیے کہ ایک سکشن ( Section ) کو اپنائے ہوئے دوسرے سکشن کو نظر انداز کردیں۔ ہینڈلوم ویورس ( Handloom weavers ) کو مدد دیں اور ٹیکسٹائل ورکرس ( Textile workers ) کی اجرتوں میں کمی کردیں۔ یہ طریقہ مناسب نہیں ہوگا۔ جہاں مل کے مالکوں کی سہولت کا خیال رکھتے ہیں وہاں ان غریبوں کو بھی دیکھنا ہمارا فرض ہے۔ حکومت کا فرض ہے۔ اسکے ساتھ ساتھ صارفین کی قوت خرید کو بھی ملحوظ رکھنا چاہیے۔ اور ان تمام باتوں کا لحاظ رکھتے ہوئے کپڑے کی قیمتوں کو مناسب حد تک گھٹانے پر غور کرنا چاہیے۔

آنریبل موور آف دی ریزولیوشن ( hon Mover of the Resolution ) نے کہا کہ ( ۴ ) کروڑ گز کپڑے کا سوال ہے۔ اسکا خیال کرتے ہوئے حکومت ہند سے سفارش کر رہے ہیں۔ ہماری سفارش مکمل ہے۔ ہم ایک بڑا اسٹیپ ( Step ) لے رہے ہیں۔ پنڈت نہرو بھی یہی کہا کرتے ہیں۔ یہ سچ ہے کہ انہوں نے کہا ” رسکی اسٹیپ “ ( Risky step ) ہے۔ ( ۴ ) کروڑ گز کپڑے کا سوال ہے جس سے ہندوستان کے مزدور اور غریب طبقہ کی بڑی تعداد بیکار رہوگی اسلئے اسکے ساتھ ایک پراویزو ( Proviso ) ہونا چاہیے۔ اسی وقت ہم عوام کے سامنے یہ ریزولیوشن ( Resolution ) رکھ سکتے ہیں۔

مضمون کی یہ بات ہے کہ جہاں ساتھی ورا عظ چاہتی ہیں کی ساڑیاں آٹھ روپیہ آٹھ آنے کو مل رہی ہیں ابھی میرے ناموکل دی ا ہیں ( Laughter ) ہاں تو میں یہ کہہ رہا تھا کہ عوام کی قوت خرید کو ملحوظ رکھنا چاہیے کسان مزدور اور اوسط طبقے کا خیال رکھتے ہوئے ہمیں رزولیوشن کو مکمل کرنا چاہیے ۔ اسمیں کسی قسم کی کمی نہ ہونی چاہیے اس رزولیوشن میں جو کمی ہے اسکو پورا کرنے کیلیے میں نے امنڈمنٹ پیش کیا ہے مجھے امید ہے کہ آنریبل موور ( hon Mover ) اس اسپرٹ ( Spirit ) کو پیش کرتے ہوئے میرے امنڈمنٹ میں کو قبول کرسکیں گے رکھے اس میں وہ لفظ ایرا لگ ڈ ڈ ایرار وغیرہ والی کلاس میں سے نکالا جاسکتا ہے

لیکن لانگ اسٹیپل کاٹن ( Long staple cotton ) ہم مصر یا دوسرے ممالک سے حاصل کر سکتے ہیں ہمارا یہ بازار ملک ہے اور جسکا نام لیتے ہوئے آر مل مصر سے لاتے ہیں وہاں سے حاصل کیا جاسکتا یا روس اور کا ک سا سے حاصل کیا جاسکتا ہے وہ کافی کاٹن دینے کے لیے تیار ہیں حال ہی میں روس کے ایمبیسیڈر ( Ambassador ) نے کہا کہ وہ ہمارا رو یہ قبول کرسکیں گے یا بازار کے ذریعہ ان کو حاصل کیا جا سکتا ہے آج دنیا دو بڑے بازاروں میں تقسیم ہوگئی ہے اینگلو امریکن کا مارکٹ اور دوسرے سوشلسٹوں کا مارکٹ لیکن ہم سوشلسٹوں کے ساتھ اسٹیبل مارکٹ ( Stable market ) پیدا کرنا نہیں چاہتے لیکن جنگ بازوں کی وجہ سے جہاں کی منڈیاں ٹوٹی ہوئی ہیں وہاں ہم سودا کرنا چاہتے ہیں اگر ہم دوسرے ملک سے بھی تعلقات پیدا کریں تو ہم اپنے کئی سوالات حل کرسکتے ہیں ہم کو چاہیے کہ دنیا کے تمام بڑے بڑے مارکیٹس سے تعلقات رکھیں اور اس میں یہ دیکھا نہیں کیا جاتا ہے کہ ہندوستان تو صرف اپنا مفاد آگے رکھ کر بڑھ رہا ہے اگر ایسا ہے تو پھر چین ملک سے بھی ہماری ضروریات پوری ہوسکتی ہیں اور ہمارے اسٹیبل ڈیموکریٹک کنٹریز ( Stable democratic countries ) ہیں ان تمام سے اپنے تعلقات قائم کرنا پڑےگا ۔ جناب اسی مقصد کے پیش نظر میں نے اپنا امنڈمنٹ ایوان کے سامنے رکھا ہے اگر آپ میرے امنڈمنٹ کی اسپرٹ کو قبول کرتے ہیں تو پھر مجھے کسی خاص لفظ کے رکھنے پر اصرار نہیں ہے ۔ آپ اس میں ضروری ترمیمات لا سکتے ہیں ۔ اسی صورت میں ہی ہمارا رزولیوشن مکمل ہوسکےگا جو عوام کے مفادات کا تحفظ کرسکےگا ۔ ان الفاظ کے ساتھ میں ہاؤس سے اپیل کروں گا کہ میرے دونوں امنڈمنٹس کو قبول کرلیا جائے ۔

شری ایس ر ریڈی ( نالگنڈہ ) اسپیکر سر جو رزولیوشن ہاؤس کے سامنے آیا ہے اوسکے متعلق سے مجھے اتفاق ہے صنعت پارچہ بافی کے متعلق جو مسئلہ ہمارے ہندوستان میں پیدا ہوا تھا اور جس کو حل کرنے کی حکومت ہند کی طرف سے کوشش کی گئی اور

جس میں ہم اپنے روپیہ کے دوچند سے کچھ اوپر ان کی مانگ دیکھ رہے ہیں وہ ایک اہم اقدام ہے ہے ار کی صحیح لائن میں ایک مانی قدم ہوگا ہم گورنمنٹ ۸ ا ل سے دیکھتے ہوئے آ رہے ہیں کہ ہندوستان کی صنعتی پالیسی خصوصاً اس کے متعلق ڈھلمل قسم کی رہی ہے ایک زمانہ تھا کہ بازار میں کپڑے کی ایک گز ملتا نہیں و کہ بہ لی ادنیٰ سی ٹکی بھی ہے گی و ب آزاد کئے ہر ایک گز کپڑے میں اکا ہے آج یہ حالت ہے کہ مانگ کے قدم بازار میں کپڑا بک رہا ہے جو بتلا رہی ہے کہ حکومت کی ایسی کپڑے کے بارے کچھ عجب قسم کی رہی ہے ان الجھنوں میں کس کی ہے روں کا دخل رہ و کہ ہے فیکٹرس ( Factors ) بھی یہ حکومت ہند کی یہ پالیسی بنانے میں کارفرما ہے ہیں ان کی تفصیل میں نہیں جاؤں گا مگر کہونگا کہ حکومت ہند کی اس پالیسی کو شکل ( Shape ) دینے میں کارخانہ داروں اور سرمایہ داروں کا ہاتھ تھا جن کے ہاتھوں میں حکومت ہند کٹ پتلی بنی رہی اور انکے اشاروں پر ناچتی رہی ی وجہ ہے کہ گزشتہ ۵ دس سال سے کپڑے کے متعلق حکومت ہند کی پالیسی ی ر لوگوں کے مفاد کے لیے رہی اب حکومت ہند جس مسئلہ کی طرف دھیان دے رہی ہے ضروری تھا کہ ان کی طرف بہت دن پہلے ہی سے دھیان دیا جاتا

ہے ۹ ص ب ن د رائے رہا ہے میں ہینڈلوم انڈسٹری کارگری کس طرح رہی رہ انڈسٹری دس عام رہی اور سارے دوسرے ممالک میں اس کا مقام کیا تھا اس کے اظہار کی ضرورت نہیں جنگ کے بعد خصوصاً حکومت ہند کی یہ پالیسی ہونا چاہیے تھی کہ ہینڈلوم کو زیادہ بہتر رکھی جاتی اور ان سے فائدہ اٹھایا جاتا ہے ی انڈسٹری کو اہم ابھی گونا صنعتوں ورکشیوں اور تاتی کی صنعتوں کو آرگنائز ( Organise ) کیا جاتا اور ان میں ہارمنی ( Harmony ) قائم کی جاتی تا کہ ں اور گھریلو صنعتیں دونوں ساتھ ساتھ چلتی رہیں اگر ایسا کیا جاتا تو فساد بازاری ا ہی یہ مقصد حکومت ہند اب حاصل کرنا چاہتی ہے اور ہم ہاتھ کی انڈسٹری اور دیسی کارخانوں کی صنعتوں میں لڑنے ا ر قائم کرنا چاہتی ہے ہ ہی سے قائم کرسکتی تھی لیکن ہم اکٹھا ہی سے ابھی کہنا چاہتے ہیں کہ مر طرف ایک قدم بڑھا رہی ہے اور ہم سکتے ہیں نہیں ابھی اندر اپنی پی ڈی ایف پارٹی ( Hon'ble Leader of the P D F Party ) نے ملک ہر لال جی کے لحاظ کہتے کہ حکومت ہند ایک بہت بڑا رسک ( Risk ) لے رہی ہے لیکن میں کہونگا کہ رسک نہیں بلکہ وقت اور حالات کا تقاضہ ابھی ہم ماں کیا گیا کہ ہندوستان کے کپڑے کی مارکیٹ بہت دن سے سامراجی دنوں کے اثر کا شکار ہی اور ابھی کے سارے ہوئے ہندوستان حکومت ہند کی پالسی ابھی سامراجی اثرات کے لیے ہے چلی رہی ہے اور اصل مسٹر فار انا گوڑہ

(Hon Member for Ippaguda) کے ان حال سے عتق ھوں کہ سامراجی قرتوں کی وجہ سے ھمارے لڑنے کی ال ی او دیگر صنعتی ال ی دیس کے مفاد کے معار رامستہ رحلی رهی لیکن ان کے ا حال سے سے سہی ھوں کہ ھم نوو (Move) لیا جا رہا ہے و جسکی ھم یا کر ھے ہیں وہ عارضی ہے د ب (Measure) ھم ام ر لے ہیں وہ عارضی ہے س وجہ سے ھم ایک اعتبار ہیں د ہے دیں عار ی ھ ے کے حال سے ھم اوسکی یاد س کر رہے ھیں بلکہ ھم کر مر ں لیا ہے د ھم اس کو کس طرح ست (Permanent) یہ سکے ہیں ھ کہ کسطح اسٹیبل (Stable) بناسکے ھیں یں انڈسٹریل ڈرا ت (Industrial development) کی حالت سں لر رھا ھوں میں کی ا س ھ ں لیکن س کے ساتھ ساتھ ھینڈ لوم انڈسٹری را و صنعت دسی یا ھ ی س کی ھی دیں ھ گر ھوتی جاتے او دو ں کرساتھ اٹھاا ھتے حکومت ھ ے الی اب اعتبار کر ے ولی ہے وہ عارضی ہیں ھ سکتی جا ک لیے عارضی ھم ھم اسکی اتہ نہیں کر ہے ھیں بلکہ ھمارا سال ہیں ے ولے لا ؤ د ص ک ں و دستی ارجہ بافوں کو مستقلاً جست سے اٹھلا دے سل ھ ک سری او ھ ی کو ھینڈ لوم انڈسٹری کے لیے رزرو (Reserve) کرنے کا جو سوال اٹھا ھوا جہاں تک س حال ہے ہمارا س ے امر ملسلہ ھ اکہا او ا ا ا لی ھ ہ ورولہ میں مشی ھ ا حکو ے ھا یہ امر ہ کا ھا ہ حکو ھنڈ ے ھینڈ لوم انڈسٹری د ی دے ک ہ گرم ا ا و اج ھم ر کی ا ال ی د کچھ اضافہ کے سا ہ ا گے ڑھا رہے ھیں ۸ عمر کہ دیا گیے لیے ا ھ دھو ا اور ساڑیاں ملوں میں یں ھی ھیں وہ اک یکسر ولی (Exclusively) ھینڈ لوم انڈسٹری کے لیے رزرو کی جا سکی ھ ما د ھا لہ ہ ھ س ے ٹ ا د ا ی ا ے ہ آبادی میں ۳ لاکھ سے کچھ زا ہ دو ں (weavers) ا ہر س جو ان انڈسٹری میں کام کرتے ھیں گر یا ھ ل ن سے ھمارا ھ ھا ہے د ان ویورس کو یا مشکل ہو ے میں ۔ دن کے لیے رھو ولا ھا گر سا ٹھا اور یاں ۲ دن کے لیے کر گیے مکا ڑ ے ھے ے او ا ک د او (Man power) رائیگاں جاتی ھی اما ڑا سان او ص ف ا لیے د دیا گ س سا ک ھ ا اس لیے یہ لازمی تھا کہ ن کو کام پر لگانے کے لیے حکو ے می و لاے دلانے کی خاطر کوئی یہ کوئی اکم کامی ا لیے ھ ا ا ی ر ۔ آباد ہیں جو کپڑے کی اا سٹری ھیں ں ک ھی یہ ا م (Problem) تکمیل کے تعلق سے پیدا ھو جاتا ہے ۔ چنانچہ جب دو سوں اور ر ں د دم ا د کے لیے رزرو کیا جائے گا تو پارچہ کی ملوں اور ان میں کام کرنے والے مزدوروں پر ا کا

اور نتیجہ ان کی آمدنی کم ہو جائیگی اور کارخانہ داروں کو مزدوروں کا ریٹرنچمنٹ (Retrenchment) کرنے کی وجہ لگینگے جو بہت خطرناک ہے کیونکہ ایک بڑا حصہ ریٹرنچ ہوکر بیروزگار ہو جائیگا اس لیے اس مسئلہ کی طرف بھی حکومت کا دھیان دلانا ہمارا فرض ہے اس لیے اس روشنی میں جو ترمیمیں آنریبل ممبر کی جانب سے پیش ہوئی ہیں وہ بہت زیادہ غور طلب بن جاتی ہیں کیونکہ جب ملوں میں سوت اور دھاگہ بنانا کم ہو جائیگا تاکہ کپڑے کے دیگر ویرائٹیز (Varieties) بھی کم ہو جائینگے تو پھر ان ممبروں کے لوگ حاوی رہ جائینگے یعنی یہی پھر ملز سرمایہ دار وہ یہ کوشش کرینگے کہ ایسا مخصوص (Situation) پیدا ہو جائے کہ حکومت کو اپنی اس سکیم پر دوبارہ غور کرنا پڑے وہ لوگ مختلف طریقوں سے ہینڈلوم کے چلانے میں رکاوٹ پیدا کرینگے مزدوروں کا ان امپلائمنٹ (Unemployment) بڑھا سکیں اور پھر حکومت سے کہینگے کہ آپ کی وجہ سے ہینڈلوم کی صنعت بند ہو جاتی ہے یعنی صورت میں حکومت کو اس سے بچنے کے لیے سٹرانگ میژرز (Strong Measures) لینا پڑیگا جس کے لیے حکومت کو چاہیئے کہ ایک ایسا ورکنگ پروگرام ملوں کے سامنے رکھدے جسکی وجہ سے وہ ہینڈلوم کی صنعت کو بند کرکے اپنے نوکروں کو ریٹرنچ کرنے کا خیال اپنے دل میں نہ لاسکیں جیسا کہ ہم جانتے ہیں ہندوستان کے بازاروں میں جو ... زور ہوئی ہے اس میں ایک قسم کی بیماری سی لگی کی صورت ... ہو رہی ہے

آج مل والے ایک طرف میں جو کمی کر رہے ہیں وہ زیادہ تر عموما کا جانا دیا جانے کے ذریعے ہیں وہ بس یہ سے ذرا سا کپڑا تیار کر رہے ہیں جو بازار میں دے کے بعد زیادہ منافع حاصل کر سکیں جیسے فائن (Fine) اور سپر فائن (Super fine) کپڑے کی زیادہ تر مانگ زیادہ ہے اور گزشتہ دو تین سالوں میں جس طرح بھی زیادہ بڑھ گئی ہے یہی وجہ ہے کہ ... میں کپڑا ... ہوگیا لیکن ... اپنے دام دینے کپڑا خریدنے کے موقع میں نہیں ہے کیونکہ عام طور سے لوگوں کی پرچیزنگ کپیسٹی (Purchasing capacity) گھٹ گئی ہے اس وجہ سے ضرورت اس امر کی ہے کہ کپڑا بننے کے پراسس (Process) میں کچھ تبدیلیاں کی جائیں تاکہ ہمارا دہرا مقصد پورا ہو سکے ایک طرف ہم ہاتھ کی دستکاری کو فیڈ (Feed) کرنا چاہتے ہیں اور دوسری طرف مل کلاتھ (Mill cloth) میں بھی اسی مطابق پیدا کرنا چاہتے ہیں کہ دونوں کو ساتھ ساتھ چلاسکیں اور کسی میں بھی ان امپلائمنٹ (Unemployment) کی صورت پیدا نہ ہو

کوآپریٹو سوسائٹیز کے بارے میں چند باتیں عرض کرنا چاہتا ہوں۔ یہ ایک صاف اور ظاہر بات ہے کہ یہ صنعت یا جولاہوں کو کوئی آرگنائزڈ سوسائٹی (Organised Society) کے ہاتھ میں دینا چاہئے لیکن جس کوآپریٹو سوسائٹی کا نظام مستقل (Stable) نہ ہو ان کے پاس سے ہم کام کو نہ ہونا چاہئے کیونکہ وہاں کے علاوہ یہاں بند ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔ ہماری ریاست میں کوآپریٹو سوسائٹیز (Co-operative Association) کے نام سے ایک یونین موجود ہے۔ میں اس پر کو تنقید کا نشانہ بنانا نہیں چاہتا لیکن گذشتہ چند سال سے ہم یہ دیکھتے ہیں کہ اسکا کام جس طرح میں چل رہا ہے اسکا نظام چند سیٹھ لوگوں کے ہاتھوں میں ہے کہ جو اسکو بہتر طریقہ پر نہیں چلا سکتے۔ گاؤں میں جو کوٹا (Quota) تقسیم کیا جاتا ہے اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ سوسائٹی کے ممبرس صرف ان ہی لوگوں کو دیتے ہیں جن کے ساتھ ان کا لگاؤ ہوتا ہے۔ اس طرح کی جو خامیاں ہیں انکو اور صوبے کی صنعت میں جو نقصان ہوا ہے اسکو دور کرنا چاہئے جس سے انڈسٹری کو ایفیشینٹ (Efficient) بنانا ہے تو ایک نہ بسٹ مووماں کو بھی ختم کرنا ہوگا

سیلز (Sales) کا جہاں تک تعلق ہے آنریبل ممبر صاحبان نے یہ کہا ہے کہ مل میں جو کپڑا تیار ہوتا ہے وہ بہت سستا کم قیمت کا ہوتا ہے اور ہینڈلوم کے کپڑوں کی قیمت بہت زیادہ ہوتی ہے۔ قیمت کا زیادہ یا کم ہونا چند ضروری چیزوں پر منحصر ہوتا ہے لیکن سب کی بنیاد جس چیز پر ہے وہ سیلز (Sales) ہیں۔ قطع نظر اور چیزوں کے جو روئی کی اگنے سے لیکر تاگہ میں تبدیل کئے جانے تک پروسیس (Process) ہے بنیادی کمزوری سیلز سے پیدا ہوتی ہے۔ سلسلے میں کہونگا کہ آرگنائزڈ سیلز (Organised sales) کی بہت ضرورت ہے۔

ایک اور چیز یہ ہے کہ کوآپریٹو سوسائٹیز میں ایک ٹینڈنسی (Tendency) یہ پیدا ہو جاتی ہے کہ وہ انڈسٹری کو بالکل (Monopolise) کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس سے بھی سیلز پر اثر پڑتا ہے اسلئے اس رجحان کو دور کرنے کی کوشش کی جانی چاہئے کہ قیمتوں میں زیادتی نہ کی جائے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ڈسٹرکٹ وار (Districtwise) یا تعلقہ وار ایڈوائزری بورڈس (Advisory Boards) قائم کئے جائیں

ایک اور بات جسکی جانب میں ہاؤس کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ جو امداد کوآپریٹو سوسائٹیز کو دی جاتی ہے ان کے بارے میں یہ کہا گیا ہے کہ اسکا انحصار فنانس پر ہوتا ہے اور ہمارا فنانس اس قابل نہیں ہے کہ وہ امداد (Aid) اور وہ بھی موثر اتنا دے سکیں۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ بہت ہی پرانی انڈسٹری ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ انڈسٹری پرانی ہونے کی وجہ سے اس قدر مستقل (Stable) نہیں ہو سکی زمانہ کا

ہر دا اور را ورآج اند سٹری ان حالات میں سروائیو ( Survive ) ہورہی ہے ایک ہ ر چلا سکے ۔ کہنا غلط ہوگا کہ وہ ایک ترابی انڈسٹری ہے اس لیے یہ اس ہے ڈ اور ور لوہ رچل سکتی ایکے برخلاف آج یہ انڈسٹری ہر امداد کے لائق ہے و اگر امداد دی جائے اسی میں وہ بے انگ ( Paying ) ہوگی ح مہ اصلاح ہر دکھیے میں ا جولاہوں کی مالی حالت بہت گری ہوئی ہے کیا وا ا ں ھیں کہ ا اد انڈسٹری کو آرگنائزڈ طریقہ پر چلا سکیں لہذا وہ میں کام کو ح ور طرہ را م دے سکیے دس ۱۹ لیے میں عرض کروںگا کہ حکومت کا یہ کام ہ ا ا ہے ا جہاں تک ہوسکے انکی امداد کرے

جو الہ س آر ہر فرم انا گورہ کی جانب سے پیش ہوئے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ و مع اولوں ر ی یں جہاں تک پہلے اسٹ ڈ کا تعلق ہے اسمیں یہ ں کرنے کی کو ں کی ہے کہ تاکہ جو ہینڈ لوم ویورس کی بھلائی کیا جائے کا وہ ای ہ رہوا چاہیے جو سنہ ۱۹۴۷ء سے قبل بھی جہاں تک اس اسٹمنٹ کا تعلق ہے میں تھوجا ڈ انڈ سٹرلسٹس ( Industrialists ) اسات کی کہ ں کرسکے کہ اگر کی قسموں میں اضافہ کیا جائے تاکہ انکے اپنے کاروبار یہ ہو ا ں ار اسلا ٹ کا یہی مقصد ہے کہ ۔ ۱۹۴۷ء سے پہلے جو یارن ( yarn ) ں ہی ی ہ پر دستیاب کیا جائے میں سمجھتا ہوں کہ اس اسٹمنٹ کو دو ر ے میں آنریبل ممبر کو کوں ر یہ ہونا چاہیے

جہاں تک دوسرے امینڈمنٹ کا تعلق ہے اسکی میں نے پہلے ہی وضاحت کردی ہے روح کرنے اور ان ملازمت کرٹ ( Create ) کرنے کی جتنی بھی وہ کوشش کرسکیے وہیں کرسکے اس لیے اس قسم کے سیف گارڈس ( Safeguards ) کی بھی ضرورت ہے

جو یارن ( Yarn ) ہندوستان سے باہر بھیجا جاتا ہے اس پر پابندی عائد کرنے کیلئے جو امنڈمنٹ ں کیا گیا وہ بھی قبول کرنے کے لائق ہے علاوہ ازیں باہر سے لیے رہے والی کپاس درآمد کرنے کے تعلق سے جو ہو ر ستی کیگئی ہے اس سلسلہ ں حکومت کی یہ کوشش ہونی چاہیے کہ روئی ایسے ہی مقامات سے خریدی جائے جہاں سے وہ کم سے کم قیمت پر دستیاب ہوسکے ۔

جیسے بھی دیگر امنڈمنٹس ہیں انکی تفصیلات میں میں جانا نہیں چاہتا آنریبل موور نے اسکی کافی تشریح ایوان کے سامنے کردی ہے ایسے میں انکی تائید کرتے ہوئے یہ اپیل کرتا ہوں کہ جیسے بھی امنڈمنٹس پیش کیے گئے ہیں وہ قابل منظوری ہیں اور جب تک یہ اس رزولیوشن کے ساتھ ہوں جو مقصد ہم حاصل کرنا چاہیے ہیں وہ حاصل ہوگا ورنہ بہتر ہوتا ہے کہ کہیں ایسا ہو کہ ایک مقصد کے حصول کیلئے کوشش کرتے ہوئے ہم دوسرے اہم مقاصد کھو بیٹھیں ۔

[illegible] (सिलाव) [illegible] ८६ की जगह तजवीज़ की थी। लेकिन तजवीज़ [illegible] था। १७० [illegible] हिन्दुस्तान में कितने [illegible] और [illegible] आधार है [illegible] बुनती हुई [illegible] डाली जाय और अलग [illegible] लोग [illegible] बुनकारी हुआ [illegible] और दूसरे मुल्कों में [illegible] कीमत वसूल नहीं होती। लेकिन [illegible] मिलना चाहिये वो [illegible] जिन्हें मिलना चाहिये वो नहीं मिल [illegible] सिफ़ारिश [illegible] यहां भी जितने परमिट्स जारी नहीं किये जाते [illegible] यहां तो [illegible] करोड़ परमिट्स जारी किये जाते [illegible] इनकी वजह से। कभी जगह बुनकर बेकार बैठे हुए हैं। जितना मुनाफ़ा [illegible] सरपरस्ती नहीं की जाती जिसका नतीजा यह है कि बेरोजगारी और बेकारी से तंग आकर बुनकर शहरों में आ गये हैं। देहातों में ज्यादातर बुनकर ही बेकार हैं। इसलिये हम [illegible] तरफ़ [illegible] देहातों [illegible] चाहिये हम देखते हैं कि [illegible] आ रहा है [illegible] अपना पेशा छोड़कर कारखानों की मुलाज़िमत अख़्तियार कर रहे हैं या किसी और [illegible] मज़दूरी [illegible] अपना रोजगार फ़राहम कर रहे हैं। अगर यही हालत रही तो मैं कहूंगा कि एक दिन इसका खमियाज़ा भुगतना पड़ेगा। [illegible] ( [illegible] ) बुनकारों के मसायल [illegible] सर्फ़ होती है उसके परसेंटेज ( Percentage ) में [illegible] बुनकारों के लिये महफूज़ कर दी गयी है। [illegible] ज़रूरी है। लेकिन इसके ज़रिये [illegible] इसका फ़ायदा इस तरह [illegible] रेज़ोल्यूशन [illegible] हासिल होना चाहिये। मैं यह इसलिये कह रहा हूं कि अगर मिल्स पर यह पाबन्दी आयद की जाय तो मुमकिन है कि [illegible] साड़ियां और साड़ियां तैयार करने की बजाय [illegible] और [illegible] आगे चलकर इसे [illegible] बार्डर ( Border ) [illegible] धोती या साड़ी में तब्दील कर दिया जाय। [illegible] कहूंगा कि ४८ इंच और ५८ इंच के दरम्यान जो कपड़ा तैयार होता है उसकी तैयारी पर रोक थाम होनी चाहिये। [illegible] और शर्त इसपर यह आयद की जा सकती है कि २० से ८० [illegible] को भी वे इस्तेमाल न करें [illegible] कि इस तरह की शर्त आयद करने से इस रेज़ोल्यूशन का मंशा अच्छी तरह हासिल होगा।

इस रेज़ोल्यूशन के सिलसिले में यह कहा गया है कि यह आरज़ी [illegible] है। लेकिन मैं समझता हूं कि यह आरज़ी नहीं। आगे चलकर यह परमानेंट ( Permanent ) शक्ल अख़्तियार करेगा। यह कहा गया कि मिल्स पर इस तरह धोती और साड़ियों की तैयारी पर पाबन्दी आयद

दी जाय तो अिससे कअी मजदूर कारखानसे निकल जायगा। मेरा खियाल है कि अिस तरह पाबंदी आयद करने से जिन लोगों को रोजगार फराहम होगा अुनकी तादाद अिन लोगों की तादाद से कही ज्यादा होगी। अिस लिहाज से अेक बडे फायदे के खातिर अेक छोटे नुकसान को बरदाश्त किया जा सकता है।

आनरेबल मेंबर ने जिस सोसायटी का जिकर किया मैंने अिस सिलसिले में हैदराबाद बुनकर संघ की द्वितीय वार्षिक निवेदिका की रिपोर्ट पढ़ी है। अिसके हिसाबात की जाच अेक जिमेदार आदमी के जरिये हुअी है और मैं अिसको बिलकुल सही समझता हूं। मैं आनरेबल दोस्तों को अिस बात का विश्वास दिलाना चाहता हूं कि अिसमें कोअी काम खाती मफाद के तहत नहीं हुआ है।

شری وی ۔ ڈی دشپانڈے ۔ ۔ الکشن کے لیے اس ہوس کی موڑ کاڑیاں استعمال ہوئی ہیں یہ کیا ہے ؟ اس سلسلہ میں سنٹرل کمیٹی کا رزولیوشن بھی ہے اور انوی گشن ( Investigation ) بھی ہوا ہے ۔ کیا آنریبل ممبر کو اسکی اطلاع ہے ؟

श्री श्रीहरि अगर आनरेबल मेंबर अिस रिपोर्ट को देखे जिसका मैंने हवाला दिया है तो अिन्हें अिस सिलसिले में अितमिनान होजायेगा। मैं समझता हूं कि अिस रिपोर्ट की कॉपियां आनरेबल मेंबर को तकसीम की गअी है। अिस रेजोल्युशन के सिलसिले में जो अमेंडमेंट्स आये हैं मैं कहूंगा कि दस्तूर के लिहाज से भी अिन्हें रेजोल्युशन में शरीक किया जाना मुश्किल है। मैं अैवानसे दरखास्त करता हूं की वह अिस रेजोल्युशन की ताअीद करे।

శ్రీ కె. వాసుదేవ్—(గద్వాల్)

అధ్యక్ష మహాశయా,

ఎంతో కాలము తర్వాత చేనేత పారిశ్రామికులలో దిన దినమూ పెరిగి పోతున్న నిరుద్యోగ సమస్యను తొలగించడానికి ప్రభుత్వం ఒక తీర్మానం తీసుకు వచ్చింది వాళ్ళున్న బాధలను కనీసం తొలగించడానికి ఆ తీర్మానాన్ని తీసుకువచ్చారనుకో వద్దును ఈ చేనేత పారిశ్రామికుల కున్న దారిద్ర్యాన్ని, నిరుద్యోగాన్ని తొలగించడానికి—చీరెలు, ధోవతులు కేటాయింపు—అనే పద్ధతి ఎలా ఉన్నదంటే, జనరల్ ( General )గా ఆలోచిస్తే, ఈ ప్రభుత్వానికి "రోగము ఒకటుంటే మందొకటి వేయడం అన్నాటు"—అంటే పుండుకు తగిన చికిత్స సరిగా చేయరు అసలు చేనేత పారిశ్రామికుల దారిద్ర్యానికి మూల కారణమేమిటో ప్రభుత్వము వారు ఆలోచించకుండా చీరెలు, ధోవతులు కేటాయించి నందువల్ల, అన్ని సమస్యలు తీరిపోతాయను కోవడం పొరపాటు వీరి నిరుద్యోగ సమస్యకు మూల కారణమేమిటో చక్కగా ఆలోచించి ప్రభుత్వంవారు తగిన చర్యలు తీసుకోవాలి

ఈ చేనేత పరిశ్రమ వ్యవహారాల్లో కొన్ని అవకతవకలున్నాయి వాటిని మీకు చూపెడుతాను హైదరాబాదు రాష్ట్రంలో చేనేత కేంద్ర సహకార సంఘమున్నది ఇది కొన్ని సంవత్సరముల నుంచి పనిచేస్తూ ఉన్నది ప్రభుత్వంకూడా చేతనైనంత సహాయము చేస్తూ వచ్చింది ఇంకా తగినంత సహాయము కొరకు ప్రభుత్వానికి మెమోరాండములు ( Memorandams ) ఇచ్చుకోబడ్డాయి గాని ప్రభుత్వం తన దివాళా కోరుతనంవల్ల తగినంత సహాయము చేయలేక మొండిచేయి బయట పెట్టింది ప్రభుత్వం చేనేత సహకార సంఘానికి తానిచ్చిన డబ్బు సక్రమంగా ఉపయోగ పడుతున్నది లేనిది చూసుకొనేందుకు ప్రయత్నము చేయుట లేదు ఈ చేనేత సహకార సంఘాలయొక్క నాయకత్వం నిరంకుశ పంథా అవలంబిస్తూ వాస్తవిక స్వరూపంలో పారిశ్రామికులకు సహాయం సౌకర్యాలు కలుగజేయకుండా అనేక అవకతవకలు చేస్తోంది ఇది ప్రభుత్వానికి కూడా తెలుసు ప్రభుత్వం ఈ విషయంలో అశ్రద్ధ చేయుటవల్లనే ఈ అవకతవకలు జరుగుతున్నాయి ఈ చేనేత సహకార సంఘాలకని ఇస్తున్న డబ్బులో కేంద్ర సహకార సంఘం ఒక లక్ష రూపాయలు కట్టణపు అవసరంలేని వాటికి ఖర్చు పెట్టింది వాటిపై ఎంతో నష్టంవచ్చింది ఇటువంటి నష్టాలకు లోనయ్యే పన్నువల్ల పారిశ్రామికులకు నూలు సరిగా అందజేయ బడుట లేదు దీని విషయమై ఆందోళన చేయబడింది గాని కేంద్ర సహకార సంఘాధ్యక్షుని నిరంకుశత్వమైనటువంటివన్ని చట్టానికి వ్యతిరేకమైనటువంటివన్ని చర్యలవల్ల సహకార సూత్రాలకు విరుద్ధంగా కేంద్రసంఘం వ్యవహరిస్తోంది అన్యాయాన్ని ఎదిరించినందులకు, బహిరంగ పరచినందులకు కొట్టునన్ని అధ్యక్షుడు—కొందరు కార్యకర్తలపై చట్ట విరుద్ధంగా క్రమశిక్షణచర్య తీసుకొని పగ సాధించడం జరిగింది ఈ విషయాలన్ని ప్రభుత్వం ఆలోచించాలి లక్షల డబ్బును వెంటనే అవసరము లేనివాటికి ఖర్చు పెడుతున్నారు మోటార్లకని ఒక లక్ష ప్రెస్సు మరియు భవనమునకని కొంత ఖర్చుపెట్టారు ఈ వివరాలన్ని ఆ సంఘము ఐదవ వార్షిక నివేదికలో చూపించారు ఈ కేంద్ర సంఘం యొక్క నియంతృత్వ పాలనవల్ల కలుగుతున్న నష్టం భరించ లేకుండా పారిశ్రామికులు మొఱ్ఱోయని మొత్తుకుంటున్నారు ఈ కేంద్ర సహకార సంఘం ఏర్పడ్డ తర్వాత లేని చిక్కులు ఎన్నో వచ్చాయని అనుకొంటున్నారు అసలు సహకార సంఘం ఉద్దేశాలు మంచివే గాని దాని నాయకత్వము పెడమార్గాన పడి ఉండి ఎట్టాలు తప్పింది అందులో అవకతవకలెన్నో ఉన్నాయి అవన్నీ ఆ సంఘ మూడవ వార్షిక నివేదిక చూస్తే తెలుస్తాయి

*Shri V B Raju* The whole speech relates to the Central Co-operative Weavers' Organisation but not to the resolution under consideration

శ్రీ బి వాసుదేవ్ —

ఆది కాదండి? నేను చెప్పేది సహకార సంఘానికి ప్రభుత్వం చేస్తున్న సహాయం ఏవిధంగా ఉపయోగ పడుతోందో చూడాలని

مسٹر ڈپٹی اسپیکر ۔ صرف متعلقہ چیزیں ہی کہی جائیں تو مناسب ہے ۔ میں تو تلنگی نہیں جانتا اس لئے آپ کی تقریر کو فالو ( Follow ) نہیں کرسکا ۔

ٹ ں ھی بلوٹ ے سری وم محی الا ( ہو ی ) و
ر ہ ی ( Relevant )

శ్రీ ఎ వాసదే —

దాని మీదపే తేలుతన్నాన ఆ నివదిలో ౪౦ పం ఎ ( It ı ) ఉ టుంద దానివి ఋట్ట ( ఇత్వ వారు నృడుప్పుకు ( వ ౪ చ వ్నరు ఆ గ్యక్షం ఇ ంధుబలి క ౖ ం ం ) ( ఆని యా గించు ( ౮ ౪౦ పీ క ప్లవ చ్పుం ౦ ( ఎ ర మంతా ఎ కార ౦ ౮ క గా లివట్బువంటు ౦ ౧ ఎ ఎ లో నడిపేవాం ( ( లగువ చక్క ఆ కోవారి గా ( ( ౦ ర ( ము లిఋక వడం లేదు ఈ ఒక్రమ ఆ వుర ఇ ర్చులలి ప్రజ సుంత్రలవ ఇ న ం గ ( ం నీ య ండఎ వ ్రభుత్వం కూా ఆ రు (ం బయట పెటుట ( ఇ వఠి ఆ ౨ ౧ పై శోర్ధ తీసుకొ శోఁ ఇఎవంఎ ఆవినీతి చ్యలవల ౧న దనం చేసత ఎ ం మిఓ ఠఉరం బయటదేరులో ఎ ఇద్ర ౦ ల లసు లవ వా ాల ్వరా ఎ ౦ ఒ ర ఎయలు వి వ ైర పాం మిక ఎ ౧ ౧ ౨ ౨ వ ఎ ప్రటఇ త్రైవం ఠ ట ( Primary societies ) ( ల్వం వ్పగా డప్పు ఇప్పుదుఓ వరాకం ౨ంద భ్పం స ఎ ఆప్కౌ క రగ గ ( రు నఫ రు ఎ ా ఇక్కడ ౦ ౦ వ ( ౦ వరి ౬ ( Primary society ) ( ప్రఇప్పేద ( ( వార ఆ చే ఎ౨ ౦ నా ట ( Primary society ) ( ౯ ల్వం ఎ ాల ఇ నీ లిల ౪ ౬ ౦ద ( ౪ ప్రభుత్వం డప్పు ఇవ్వవద్దని కాు ఆ ైమిం సాఎటల ( Primary societies ) కూడా డబ్బు ఇవ్వాలి

ఉదాహరణక బుూా శరణాగువారు ఆ శ్వి (Grow More Food) అని బోర్డు ( Boards ) వ్రాసి ౨ పె ౦ర మీద యుబు ఎమ్ ఎ క్వారర్పుఋండ ( M L A Quarter ) ఎట్పార ౧ గా ఆ వాయించి ఎట్ప దవం ఉత్సరి క ా ాపాం ప్రై ఓసెంబ్లీ హాల్ లో ( Assembly Hall ) కా అధిఇ ల్పు వాలం ఓ ఇ ఆఇ వూయ ఆ రి వాంఇ కాపల వ వ ఠర్యాలు ఋఉగ పేయ లి ర్పు ౨ఓ వి యంల క ా ఆ ల

*Dr M Channa Reddy* The hon Member is speaking about Grow More Food plans and schemes I do not know how they are relevant to the Co-operative Weavers Societies

سری سلم واسود و ں ہ رہا ہوں کہ ںاںوں کےحو بہی مسائل ھیں
اکوں ، کیا ہ ہے ای طح ں ووس کے ارے ںں ی ماونگا ہ ال کے
طور رک رہا تھا

مسٹر ڈپٹی اسپیکر: [illegible] ہمارے رولز کے دفعہ (۴۰) کا خیال رکھیں

శ్రీ [illegible]

దారం [illegible] చేం [illegible] తెలంగాణా [illegible] దు వల్ల పాంశ్రామికుల ఇబ్బందులు అలా ఎల్ల [illegible] సం [illegible] రయినప్పటికి [illegible] శ్రమ [illegible] నడిపేటట్లు ప్రభుత్వంవారు శ్రద్ధ తీసుకోవాలి [illegible] ప్రదేశాలలో [illegible] స్థానిక సంఘాలకు అప్పుడు ఇచ్చుటకు [illegible] రయి [illegible] అప్పుల విక్రయం [illegible] ఏర్పాటు చేయాలి ప్రభుత్వ వారు [illegible] నిధులను [illegible] యస్ యఫ్ (G M F Scheme) [illegible] వాళ్ళ ఇబ్బందులు [illegible] తిరుగడ [illegible] రానం లేదు ఇప్పుడు పాంశ్రామికులు [illegible] అధికంగా న్యాయం [illegible] ప్రభుత్వం ప్రయత్నం చెయ్యలేకపోతే ఇప్పుడు తీసుకవచ్చిన తీర్మానము వ్యర్థం అయిపోతుంది ప్రభుత్వం దగ్గర [illegible] లెక్కలు [illegible] అన్నిపై [illegible] చందాలు [illegible] మొర పెడుతున్నాయి ఈ మధ్య గుల్బర్గా జిల్లాలో [illegible] కూడా వచ్చి [illegible] కాబట్టి ప్రభుత్వం ఈ విషయం అన్నీ బాగా ఆలోచించి ఈ సవరణలను అంగీకరించి చేనేత పాంశ్రామికులకు అధిక న్యాయం చెయ్యాలని కోరుతున్నాను

مسٹر ڈپٹی اسپیکر: [illegible] ممبر صاحب [illegible] کا خیال رکھیں گے

చేనేత గుడ్డ [illegible] కండా చూడాలి ఇది చేయలేనిచో ప్రభుత్వంవారు తెచ్చిన తీర్మానం వ్యర్థం అయిపోతుంది ప్రపంచంలో ప్రతి మానవుడు కోరేది సులభ ధరలో మంచి వస్తువు కావాలని కోరాడు ఇవ్వాళ చేనేత పాంశ్రామికుడు [illegible] నెంబరు మిల్లుగుడ్డ ధరకు తన చేనేత గుడ్డ ఇవ్వలేడు చౌకగా లభించే [illegible] ప్రజలు కొనలేరు కాబట్టి ఈ విధంగా నష్టం రాకుండా ప్రభుత్వం న్యాయం చెయ్యాలి

గాలెం [illegible] ధరలు ఇప్పటి ధరలు చూచినట్లయితే [illegible] పెట్టెకు [illegible] రూపాయల వరకు లేదా కనబడుతోంది [illegible] నెంబరు పెట్టె ఇప్పుడు రూ [illegible] వరకు ఉంటే గాలెంలో [illegible] రూపాయుండేది ఈ దినంగా ధరలో [illegible] ౧౦ రూపాయల వరకు లేదావుంది కాబట్టి గాలెం పూర్వపు ధరలకు చేనేత పారిశ్రామికులకు నూలు ఇప్పించాలని కోరుతున్నాను ఇవ్వాళ్ళ నూలు బజారులో విచ్చలవిగా దొరకుచున్నా [illegible] అరపెట్టె చొప్పుననే ఇస్తున్నారు గాని [illegible] నూలు ఇప్పించాలి ప్రభుత్వంవారు నూలును ఎక్కువ ఇచ్చేందుకు ప్రయత్నం చేయాలి ఇవ్వాళ్ళ పారిశ్రామికుడు [illegible] పెట్టెను కొనుక్కొనే పరిస్థితిలో లేడు కాబట్టి ఒక పెట్టెను ఎక్కడ కొనుక్కో గలుగు కాదు అనవచ్చు అసలు పాంశ్రామికునకు ఆ వస్తువు ఎందుకు లేకుండా పోయిందో ప్రభుత్వం ఆలోచించాలి వారికి అధిక న్యాయం

చేసేందుకు ప్రభుత్వం ప్రయత్నించాలి నా టాడా ఇప్పించే బాధ్యత తీసుకోవాలి మిల్లు పాటివల్ల పారిశ్రామికులకు నష్టం కల్గకుండా చూడాలి గాని ఈ తీర్మానంలో తమ కష్టాలు తొల్గిరవని పారిశ్రామికులకు నమ్మకం కలగలేదు వారికి వచ్చు నష్టానికి తీర్మానం ద్వారా ప్రభుత్వం ఎమాత్రం బాధ్యత లేదు ఎదో నామమాత్రంగా ప్రజల ఉద్రేకాన్ని అణచడానికి ఈ తీర్మానాన్ని తీసుకు వచ్చారు కాబట్టి పరిశ్రామికుల అభిమానాన్ని ఉంచి మీరు తీర్మానం తెచ్చిన ఎడల ఈ తీర్మానానికి ఇప్పుడు తెలిపిన సవరణలు అంగీకరించి వాటిని వెంటనే అమల్లోకి తీసుకు వచ్చేందుకు ప్రాముఖ్యత కలిగించగా నేను ప్రభుత్వమును కోరుతూ ముగిస్తున్నాను

شری سی سری راملو ( ہومی ) مسٹر سپیکر ہے ولیوس ہاوس کے سامنے ہے وہ ضروری اور ہومی رزلیوشن ہے میں اس رزلیوشن کی و اس کے لیے ہہ اسٹمنٹ ن ہوا ہے کی تائید کرنے کے لیے کھڑا ہوا ہوں ح ہما ساں میں لاکھوں کی تعداد میں ہہ لاہے ہیں مسلہ میں لحھے ہوے ہیں ان کے لیے حالس وصلہ سوب ساڑیوں اور دھوتیوں کے لیے محفوظ کرنے کا حال ہی میں جو مصلہ کیا گیا ہے و قابل ستایش ہے یہ مصلہ بہت پہلے ہونا چاہیے تھا اسکے باوجود دیر سے جو مصلہ کیا گیا ہے b ہیں گے ( स्वागत ) کہ ہیں و سکی تائید کرتا ہوں آجکل یہاں ہی جولاہوں کی جو حالت ہے سرسری نظر ڈالیں تو ہمیں افسوس ہوتا ہے اور ہمیں کچھ پتہ نہیں چلتا کہ انکے لیے جو سکیمیں لائی جا رہی ہیں جو رزولیوشن لائے جا رہے ہیں جو پریشانی کی جا رہی ہیں وہ کیسے دور ہو رہی ہیں معلوم نہیں ہو رہا ہے جب تک ہم اس طرف دھیان نہ دیں میرے خیال میں یہ رزولیوشن با حکومت کے اعمال پوری طرح کامیاب نہ ہو سکیں آپکو یہ دیکھنا ہوگا کہ جولاہوں کے پاس سوت خریدنے کے لیے مالی گنجائش نہیں ہے نتیجہ یہ ہو رہا ہے کہ وہ دوسرے سے ادھار کر رہے ہیں جو مہنگا پڑ رہا ہے جو سوت ان کو مل رہا ہے اسکو خریدنے کے لیے انکے پاس سرمایہ نہیں ہے ان سے کاشی پیسی کرنے کے لیے دوسرے سوداگران ہیں جو سرمایہ دینے کے لیے تیار ہیں جب یہ اپنی کو مل ( Mill ) سے مال اپنے کے لیے کھلے ہوئے ہیں تو وہ ان لوگوں سے کیوں لینگے؟ مسطح کے کاریگروں ( Competition ) سے کیسے مقابلہ کریں ہیں و سے اسرمی ا س کہ دھکا پہنچ رہا ہے مرے ہوئے ہیں یہ دیں و وہ کانگریس کا ہے ہمکو سے مرے کچھ مطالبات جولاہوں سے ہیں (مہمیہہ)

اس لیے اس بارے میں مجھے معلومات ہیں انہیں کو رکھنا ہے جو سوت ملتا ہے اسکی وجہ مل کے سوت کے مقابلہ میں زیادہ ہوتی ہے ملنے والے سے جھگڑے ہیں اسلیے وہ سوداگروں سے سوت خریدتے ہیں میں کہونگا کہ گورنمنٹ اندازہ کرے کہ اس بات کا خیال رکھنا چاہیے۔ ان کے لیے ہماری سرکار نظر رکھنی چاہیے کہ سوت جو ملتا ہے راست کوآپریٹو سوسائٹیوں کو ملنا چاہیے کوآپریٹو سوسائٹیوں کے ذریعہ ہر ایک کو لانے

کے لیے جو جولاہوں کو کہ سوت کے دھاگوں کے ساتھ کے سپرے ملانے کے لیے کو جو سانس دیا (Plan) گورنمنٹ نے بنایا کہ جاتا ہے یہی ہمر ہماری رسم میں حصہ ہے نا ایک اصول ہے جو ہم اس طرف کے بڑھ رہے ہیں ہندوستان کی لاکھوں جولاہوں کے کہ سوت سپر اچھی طرح حل ہے ہیں نہ جانے لیے جو کی بنے ہے یہی جولاہے ہیں کیونکہ یہ سانسر کے سب اگر یہ لایا جائے یہ طرز لاورب کی طرح ہم ہو جائے گے کو جو ہو سر کو برے جیسے ہائے رحلا ہے معاشی ہم کو دور کرنے کے لیے اکو سبسی ڈر (Subsidies) دی ہے موب زیادہ کا ناگ ہے لیکن اسکو یہ اسے لئے ہے سب میں ہے سامنے میں مطالبات کیے گئے و جلوس کالے گئے سطح دوں ڈوں ہے بات بھی دس لاکھ سبسی ڈی (Subsidy) دینے کا ایک قاعدی وعدہ کیا گیا ہے لیکن یہ کہاں تک واقع کیا ہے نہیں معلوم میں سمجھتا ہوں کہ دھیرے دھیرے یہ حل ہو ہے ہیں ریسے معاشی بن رہ رہا ہے ہم جاں کرتے جائیں گے و گورنمنٹ نے بدنا ان بن باجرکی جے وکوئی سوال ہی حل نہیں ہوگا یہ دس لاکھ لوگوں کے بال بچے اس سے رہ رہے ہیں یک ر لینے کے لیے گورنمنٹ آف انڈیا سے ماری کرنی ہے جیسے لوگ کو جو کر کے نہیں سکے ہیں اونکو (۵) روپیہ امداد دینا چاہیے تمام باتیں سلسلہ میں ہیں سر وہ ہے میں یہ کہونگا کہ جو ریزولیوشن آنریبل ممبر نے پیش کیا ہے ووہ میں جب تک نہ ترمیمات بھی ملحوظ نہ کیے جائیں وہ بے سود ہوگا میں سنسیرلی (Sincerely) ممبرس کی طرف سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ گورنمنٹ نے ندا کو پیش کرنے کے لیے اور ریزولیوشن لایا گیا ہے وسکے معنی کہ وہ عملی طور پر روبہ عمل لانے کے لیے اور معاشی حالات کا لحاظ کرتے ہوئے یہ ترمیمات پیش کی گئی ہیں جو اربوں کو جو زیادہ دام سے یہ کپڑا ملتا ہے اور وہ اسکو لے میں ہچکچاتے ہیں اوس تفاوت کو دور کرنے کے لیے کا او سبسڈی کو بھی دینا ضروری ہے جب تک ان کو ریزولیوشن کو ملحوظ یہ رکھا جائے مخص (۳) رسد دہ سوں اور سار ن کہ محفوظ کرنا کافی نہیں ہوگا میں رزیل ممبر احارج ہے نہ کہونگا کا جس ڈھنگ سے یہ ریزولیوشن پیش کیا گیا اگر اوس کی بہتری کے لیے پیش کیا گیا ہے جیسا کہ وہ سمجھے ہیں تو اوس کے ساتھ ان ترمیمات کا بھی جب تک اختیار یہ کیا جائے میں سمجھتا ہوں وہ بے سود ہوگا لہذا میں زور اپیل کرتا ہوں کہ امید ہے کہ ساتھ میں ریزولیوشن کو منظور فرمایا جائے

شری لکشمن کویلکر (آصف آباد عام) اسپیکر سر یہ ایک بہت ہی اہم قرارداد ہے ایک آنریبل ممبر نے اسکی بصیر ایک عارضی تجویز کے طور پر کی ہے اسکے سبھی جسد

یہ ہمدردی ہے اسکو میں پسند نہیں کرونگا کہ عارضی طور پر ہے بلکہ ایک مستقل طور پر کی جاتی ہے۔ اس وقت تقریباً ۳ لاکھ کرگھے و ماگھ سارے بھارت میں چلتے ہیں جو صرف مل ( Mill ) کے سوت پر منحصر ہوتے ہیں۔ انکے علاوہ اور بھی ہر روز بنے ہیں جو ہاتھ سے بنے ہوئے سوت پر رہتے ہیں۔ اس طرح ہینڈلوم انڈسٹری و سے ہے ہیں اور وں کی انڈسٹری و د ؟ ہینڈلوم انڈسٹری کے علاوہ کاٹج انڈسٹری پر بھارت دیش کی لگ بھگ دو کروڑ جنتا کی زندگی گزرتی ہے ایسٹ انڈیا کمپنی ( East India Company ) کے زمانے سے یہ انڈسٹری مسلسل ختم کی جاتی رہی ہے یہاں تک کہ ... بھی کام میں لایا گیا اسکو کوئی پروٹیکشن ( Protection ) نہیں تھا۔ مہاتما گاندھی جو ہمارے رہبر ہیں انہوں نے اس کا ادھار ( उद्धार ) کیا اور بھارت واسیوں کے سامنے اسکی تاریخ پھر تازہ کی۔ میں بیس وسواس نہ رکھنے والے بھی کافی ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر اسکی حمایت نہ کی جاتی تو بھارت میں جو بہت بڑی بیروزگاری پھیلی ہوئی ہے وہ ایسا نہ رہتی۔ جب تک کہ معقول طریقہ پر اس کا پروٹیکشن نہ کیا جائے اس وقت تک یہ انڈسٹری بچ نہیں سکتی۔ ماضی میں جو چند مطالبات اور ریزرویشنس ( Reservations ) دیے گئے ہیں وہ ناکافی ہیں اور ان انڈسٹری کے حالات کے لحاظ سے موزوں بھی نہیں ہیں۔ ان لوازمی سنہ ۱۹۵۰ع اور ۱۹۵۲ع ان دو سالوں کے پہلے چھ سو ملین ( Million ) گز دھوتیاں اور ساڑیاں مل کی جانب سے پیدا کی جاتی تھیں۔ لیکن ان دو سالوں میں جو سوت بنکروں کو دیا جاسکتا تھا وہ ملوں میں استعمال کیا جانے لگا اس طرح بنکروں کے ہاتھ میں جو مارکیٹ تھا وہ ختم ہونے لگا۔ چنانچہ اب ۳ سو ملین یارڈز ( Yards ) کپڑا دھوتیوں اور ساڑیوں کی شکل میں ملیں تیار کررہی ہیں۔ یہ ایک بالکل صاف بات ہے جسکو انڈیا گورنمنٹ کے کنسرنڈ ( Concerned ) منسٹری بھی تسلیم کرتی جاری ہے۔ یہی ایک حد تک تسلیم کرلیا جاتا ہے کہ ہاتھ کے کرگھے اس وقت بھی ایسی حالت میں ہیں کہ یہ صرف دھوتیوں اور ساڑیوں کا پورے ہندوستان کا ریکوائرمنٹ ( Requirement ) پورا کرسکتے ہیں بلکہ اس سے زیادہ بھی پیدا کرسکتے ہیں۔ چنانچہ تمام صوبوں میں جو جب کہ یہ ہم نے خبریں پڑھی ہیں اور جیسا کہ ونوبا بھاوے جی نے کہا تھا ساری باتیں صحیح باتیں ہیں وہ ابھی توجہ پر آسکتی ہیں مگر سب سے اہم بات یہی ہے اور پہلے اسکو پروٹیکشن ( Protection ) دینا چاہیے اور یہ پروٹیکشن ریزرویشن کے ذریعہ دیا جاسکتا ہے۔ چنانچہ میں نے ابھی ابھی یہ ریزولیوشن لایا تھا کافی غور وخوض کرنے کے بعد پارٹی نے اسکو منظور کیا اور گورنمنٹ کی جانب سے اسکو پیش کرنے کی خواہش ظاہر کی اور اسکو پیش کیا جو خصوصی مطالبات اسٹیٹمنٹ کی شکل میں آئے ہیں ان سے بھی زیادہ اہم ہمارا مطالبہ ہے جو اسکو بہت صاف اور واضح طور پر نہرو جی کے سامنے سمیتی کے ذریعے میں پیش کیا گیا تھا اسکے نتیجہ کے طور پر جسکا انہوں نے

وعدہ کیا تھا کہ مناسب امداد ( Financial aid ) کے لیے مل کلاتھ پرسس ( Mill cloth Purses ) قائم کیا جائے جنہوں نے ایک بل پارلیمنٹ میں پیش کردیا اور فی روپیہ ساڑھے ٣ پائی کے حساب سے سس ( Cess ) قائم کیا گیا اور اس سے تقریبا ٦ کروڑ روپیہ آیا ہے جو ہینڈ لوم انڈسٹریز کے ڈولپمنٹ ( Development ) پر خرچ کیا جا رہا ہے ایک آنریبل ممبر نے کہا کہ ہینڈ لوم انڈسٹریز کو بے ڈھنگ سے چلایا جائیگا یہ صحیح ہے میں اس کو ویلکم ( Welcome ) کرتا ہوں اسی لیے میں نے خود گورنمنٹ کے سامنے یہ تجویز رکھی اور امپروڈ میتھڈ ( Improved method ) کے ویونگ مشینس ( Weaving machines ) سپلائی ( Supply ) کئے جانے کے بارے میں کاروائی جاری ہے حال ہی میں بمبئی کے چیف منسٹر سری مرارجی دیسائی نے سورت میں ایک سپننگ پلانٹ ( Spinning plant ) کی بنیاد رکھتے ہوئے یہ تقریر میں دعوی کیا کہ کھادی ( खादी ) اس قسم کے سستی ہمارے ملک میں رہ جاسکے تو مل انڈسٹریز کے مقابلہ میں ہینڈ لوم انڈسٹریز بہتر طور پر کھڑی رہ سکیگی اور ڈھنگ سے چلنے کی صورت میں ٹکر لے سکیگا نیا سستا اور ڈیوریبل ( Durable ) کپڑا ہینڈ لوم انڈسٹریز تیار کرسکتی ہیں بہ شرطیکہ امپروڈ میتھڈس ( Improved methods ) اختیار کیے جائیں جس کی کوشش جاری ہیں ایک دو دن میں تو یہ نہیں ہوسکتا جتنا حکومت کی جانب سے جتنی زیادہ دلچسپی اور توجہ لی جا رہی ہے پہلے نہیں لی گئی اس کے علاوہ مختلف ڈپوٹیشنس ( Deputations ) اور مختلف طریقوں سے گورنمنٹ کو توجہ دلائی جا رہی ہے کیونکہ یہ ایک ہی ریاست کا مسئلہ نہیں بلکہ پورے ہندوستان کا مسئلہ ہے اس خصوص میں یہ مسلمہ امر ہے کہ پورے بھارت میں مدراس اڈوانسڈ ( Advanced ) ہے وہاں لگ بھگ دو لاکھ بنکر ویورس آرگنائزیشن ( Weavers Organisation ) کے تحت ہیں اور اسکی ٢ سال کی اسٹانڈنگ ( Standing ) ہے اسی طرح حیدرآباد اسٹیٹ میں لگ بھگ ٢٣ کو آپریٹو سوسائٹیز ( Co operative Societies ) ہیں جن کے تحت ایک لاکھ ہزار ممبرس ہیں اور ابھی لگ بھگ ٢ ہزار ایسے ہیں جو شریک نہیں ہوئے کیونکہ سلمپ ( Slump ) کی حالت آرہی ہے جیسا کہ آنریبل ممبر ارجنی نے فرمایا کہ جو کو آپریٹو آرگنائزیشنس (Co operative Organisations) بھارت دیش میں چل رہی ہیں ان میں حیدرآباد کا آرگنائزیشن اہم ترین ہے جو کامیاب طریقہ سے چل رہا ہے یہ جو مفہوم انہوں نے ظاہر کیا ہے وہ نہ صرف اس بنا پر کہ وہ وہاں کی ویورس کانگریس کے پریسیڈنٹ ہیں اور انہوں نے اسکو قریب سے دیکھا ہے بلکہ اس لیے بھی کہ وہ شخصی طور پر اس سے واقف ہوگئے ہی نہیں بلکہ دوسرے پراونس سے گزشتہ چند مہینوں میں جو لوگ حیدرآباد آئے تھے انہوں نے اسکو قریب سے دیکھا اور اسکی اسٹڈی ( Study ) کی آل انڈیا ویورس اسوسی ایشن کے

وائس پریزیڈنٹ ( Vice President ) سری جی س لی رو نے کہا کہ کوآپریٹو سوسائٹیز پر سے جو وشواس ( विश्वास ) اٹھا جا رہا تھا حیدرآباد میں اس کو دیکھنے کے بعد وشواس واپس آرہا ہے جو آنریبل ممبرس ہمارے پاس نہیں آئے بلکہ دور سے ہی دیکھتے ہیں اور سکول اور سیاسی دل میں ایک پارشل (Partial) لگاتے ہیں اسی جیکر لیدوں کے پس منظر رکھ کر دیکھتے ہیں وہ سب غلط فہمی میں مبتلا رہتے ہیں اور اب بھی ہیں ہم نے کوشش کی آنریبل ممبرس کو انوائٹ (Invite) کیا وہ سارے ( Matters ) اپنے سامنے رکھیں اور ہم نے کہا کہ دیکھئے اگر کوئی غلطی ہو تو بتائیے تاکہ ہم اسکو درست کریں وہاں کے بورڈ آف ڈائرکٹرس کے جو ممبر ہیں جانچ کرتے ہیں چارٹرڈ اکاؤنٹنٹس (Chartered Accountants) اسکی آڈٹ ( Audit ) کرتے ہیں اور اطمینان ظاہر کرتے ہیں لیکن ضروری نہ ہے کہ آنریبل ممبرس کو سنتوش ( Satisfaction ) نہیں ہوتا آنریبل ممبر مخصوص شخصی الزامات دھرتے ہیں کہا گیا کہ بورڈ استعمال کیا گیا لیکن میں کہونگا کہ جب ڈیموکریسی میں وشواس ( Faith ) ہے تو یہ تسلیم کرنا چاہیے کہ جب ایک ڈیموکریٹک باڈی ( Democratic body ) اس کا فیصلہ کرتی ہے اور ریزولیوشن پاس کرتی ہے تب وہ اس سنستھا ( संस्था ) کے کاروبار چلانے کے لیے نا الکس کے لیے کاروان کرایہ بردی ہے لیکن ایک عملف تو مکمل آیدیا لوجی (Political idealogy) کے تحت یہ الزام لگاکہ مس یوز ( Misuse ) کیا جا رہا ہے صحیح نہیں میں نہیں سمجھتا کہ یہ مس یوز کیسے ہوا کسانوں وغیرہ سے جبر ذرا دھمکا کر جوا دن میں ہو یا رات میں کام تو نہیں لیا گیا ؟ ڈیموکریٹک آرگنائزیشن ( Democritive Organisation ) میں سب ہی سے ہر بات کے متعلق

**شری مخدوم محی الدین** کیا کرایہ ادا کیا گیا تھا ؟

**شری لکشمن کونڈا** کرایہ جب ادا ہوگا ادا ہوگا وہ وصول کیا جائیگا عجیب ہے کہ یہاں کوئی لونس وغیرہ نہیں دیا جاتا اگر کوئی لونس دیا جاتا یا گھر وغیرہ دیا جاتا یا اور دوسرے قسم کے اخراجات دیے جاتے تو یہ معلوم ہوتے دوست اور کیا کیا کہتے وہ ایک ڈیموکریٹک آرگنائزیشن ہے اوسکی جنرل باڈی میٹنگ (General Body Meeting) ہوتی ہے وہاں جب (Budget) پیش ہوتا ہے اکاؤنٹنٹس ( Accountants ) اوسکی جانچ کرتے ہیں اور وہ اسکو منظور کرتے ہیں وہاں کے ممبرس تو اعتراض نہیں کرتے مگر غیر متعلقہ ممبرس اعتراض کرتے ہیں محض اس لیے کہ اسکے پیچھے ایک پولیٹیکل بیک گراونڈ (Political background) ہے لیکن میں یہ کہونگا کہ اس سنگ گروپ کو لاکر اس ریزولیوشن کو سپورٹ نہیں کیا جاسکتا میں اگر غلطی نہیں کر رہا ہوں تو سابق آنریبل ممبر فار گجویل سر سے ایک عملت کا ذکر کیا اس عملت کا

تعلق کہ جہ د بے تھا وہ ڈیفنڈ کررہے ہیں کے متعلق کارروائی کی کہ وہیں مسنگ ( Open meeting ) میں ان کو کنڈیم ( Condemn ) کیا گیا ہ ی ں ما کانگریس کی لوں میں ہ کیونکہ گورنمنٹ کی حسرکو دیکھا جائے تو میں محسوس ہوں ڈیموکریسی کا نام لیکر ڈسٹرائے ( Destroy ) کرنیکی جو کوشش جاری ہے وہ کو ولا میں ( Co operative lines ) پر جو کام ہو رہا ہے وہکو سے ( Sabotage ) کرنے کی کوشش کیجارہی ہے میں سمجھتا ہوں ہو رہے ہیں کہ یہ ہوگا کہ ہمارا ملک کی حد تک نہیں ہوسکتا کہ میں نے ملک کا بہت نقصان وہ سکے سو میں ہیں رہے ہیں اور دیکھ میں کہنا چاہتا لیکن ما صرو عرض کرونگا کہ بے سمجھا ند ہ ہونے کی وجہ سے ہی ہم نے کسی پارٹی کا لحاظ کئے بغیر کسی سیاسی مسلک کا لحاظ کئے بغیر سب کو بوت ( Invite ) کیا کہ وہ ہیں اور دیکھیں کچھ لوگوں نے ہمت کی اور کچھ نے نہیں کی وہ کیوں ہمت کرتے؟ وہاں جو پارٹی کے ورکنگ کی کمیٹی میں بھی نہیں بھی جہاں میں اس مسئلہ کو چھوڑتا ہوں اکا نتیجہ یہ نکلا کہ حیدرآباد میں کچھ ہی سیشن لائی گئیں جن ر نیک درمیں هر رود ساریوں کی رنگو و کنحانی رهی ہیمہ آ و رررو میں (Reservation) کام ہو مدرس رو موس میں بھی بارڈر ساریز ور اڑر دھوتیز کو رکھا گیا ہے لیکن اسمیں بھی بائی پاس ( By pass ) کرنے کی گنجائش موجود ہے سکے سا ہ ہ کونٹس ( Counts ) کا بھی سوال پیدا ہوتا ہے کیونکہ ۴۴ ۴۵ نمبر کے سوت کو آسانی سے دھوتیوں اور ساریوں میں کنورٹ ( Convert ) کیا جاسکتا ہے اسلئے اس ررو ں سے بائی پاس نہ ہونے دینے کیلئے اس قسم کی پابندی رکھنا ضروری ہے کہ ۲ تا ۸ نمبر کا سوت مل میں استعمال ہی نہ کیا جائے تاکہ ہمیں صحیح وڈکس کا اور ہوسکے اگر کسی وجہ سے بائی پاس کیا جاتا ہو تو گورنمنٹ اس کا تدارک کرسکتی ہے

ایک مرسل ممبر نے کہا کہ سوت کی ۹۴۷ ع کی قیمت مستحکم ہو لیکن اب یہ قیمت اسلئے ورون نہیں ہوسکتی کہ ہم چاہتے ہیں کہ اس سے بھی ڈل کی کم سے کم قیمتوں پر ہ انتظام کیا جاسکے کیونکہ ۹۵۰ ع میں سوت کی قیمت ۔ ۱ ۹۴۶ ع میں ۲ ۔ اور سنہ ۹۴۷ ع میں ۲ فی پونڈ تھی اسطرح ۹۴۷ ع سے پہلے جب بار ر ماند پڑگیا تھا و قیمت ہم لینا چاہتے ہیں کیونکہ ۹۵۰ ع میں سب سے کم قیمت تھی لہذا اس مسئلہ کو یہاں چھوڑنے سے ہم یا نہ ہو جا سکے اب حالات بدل چکے ہیں سا مہ حالات نہیں ہیں اسلئے ریسٹرکشن ( Restriction ) یہ رکھنا چاہیے ورنہ اس سے ہم خود اپنے آپ پر پابندی عائد کرلیںگے۔

اسکے بعد کہا گیا کہ ریٹرنچمنٹ ( Retrenchment ) نہ کیا جا رہا ہے۔ میں صرف یہی کہوں گا کہ اوس بارے میں گورنمنٹ فکر کر رہی ہے اور یہ کوشش کی جا رہی ہے کہ جہاں تک ممکن ہوسکے ریٹرنچ کیا جائے

اسکے بعد یہ کہا گیا ہے اور اعداد پیش کیے گئے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ معلومات ہونے کی وجہ سے یہ غلط فہمی پیدا ہوئی ہیں کیونکہ ایک اسٹیٹمنٹ میں یہ کہا گیا ہے کہ جو اسٹاک ( Stock ) موجود ہے وہ پولیس، جیل خانوں اور دواخانوں وغیرہ کی ضروریات کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ آنریبل ممبر [illegible] واقف نہیں ہیں کہ اس سال ایک [illegible] ۹۰ [illegible] ساڑیاں ہیں کیا وہ یہ چاہتے ہیں کہ پولیس والوں کو ساڑیاں پہنائی جائیں ؟ (قہقہہ)

شری وی۔ ڈی۔ دیشپانڈے: پولیس والوں کی بیویوں کو پہنائیے۔

شری لکشمن کوڈا: اگر گورنمنٹ خرید کر دے دے تو [illegible] ( [illegible] ) ہے۔ اسلیے میں یہ کہوں گا کہ یہ اسٹیٹمنٹ یہاں موزوں نہیں ہوتا

یہ بھی اسٹیٹمنٹ میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ فارن ( Foreign ) سے ڈیل ( Deal ) کرنے کے لیے بورڈس ( Boards ) قائم کیے جائیں۔ یہ بہت ویلکم ایبل ( Welcomable ) ہے۔ یہ ہمارا پرانا مطالبہ ہے۔ حیدرآباد گورنمنٹ کے سامنے جو ڈیمانڈس ( Demands ) پیش کیے گئے ہیں ان میں سے یہ بھی ایک ڈیمانڈ ہے۔ چنانچہ یہ مطالبات آنریبل چیف منسٹر نے اکنامک کمیٹی ( Economic Committee ) کے حوالہ کردیے ہیں تاکہ اکنامک کمیٹی ان ڈیمانڈس کو اسکروٹنائز ( Scrutinise ) کرکے ڈیفنٹ پروپوزلس ( Definite Proposals ) کابینٹ ( Cabinet ) کے سامنے پیش کرے۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ جس طرح کے بورڈس بنانے کی خواہش کی گئی ہے اس سے ہماری پروگریسیونس ( Progressiveness ) ختم ہوجائیگی۔ ایک طرف تو یہ دعوی کیا جاتا ہے کہ یہ لوگ لوٹ کھسوٹ کرنے والے ہیں خون چوسنے والے ہیں لیکن دوسری طرف ان ہی خون چوسنے والوں کو بورڈ پر رکھنے کی خواہش کی گئی ہے۔ یہ ہینڈ لوم انڈسٹری کو ختم کرنے کے مماثل ہوگا۔ اسلیے میں سختی کے ساتھ اسکی مخالفت کرتا ہوں۔ جب ٹی۔ ٹی۔ کرشنا چاری صاحب یہاں تشریف لائے تھے تو اس وقت ہم نے یہ مطالبہ کیا تھا کہ ایسے بورڈس بنائے جائیں۔ انہوں نے اسکو منظور کیا ہے۔ اسبارے میں فائنل ڈسیشن ( Final decision ) کا ابھی ہم انتظار کر رہے ہیں۔

کوآپریٹو آرگنائزیشن کے معاملہ میں یہ کہا گیا ہے کہ انکو سبسڈی (Subsidy) دینی چاہیے۔ ان آرگنائزیشن کے ممبر کے پاس بھی ہم نے اپروچ (Approach) کیا ہے لیکن انکا کہنا ہے کہ انکے پاس اسٹاک بہت پڑا ہے کیونکہ اس سے پہلے وہ یارن ڈسٹریبیوشن (Yarn distribution) کا کام کرتے تھے۔ اگر موجودہ سلمپ (Slump) کی وجہ سے اس اسٹاک کو قبول کیا جا سکتا ہے تو میں ضرور اسکی تائید کرتا ہوں۔ لیکن جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا ہے ہمارے مطالبات اس سے بھی زیادہ ہیں۔ اس ریزرویشن کے معاملہ میں ہم ونوبا جی سے بھی ملے اور ان ڈیمانڈس کا ذکر کیا تو انہوں نے کہا کہ اسوقت ریزرویشن (Reservation) کے لئے جس وقت ہو سکے ہو جاوے اسلئے ہم نے یہ مناسب سمجھا کہ دیگر مطالبات کو علحدہ رکھتے ہوئے ریزرویشن کے لئے کوشش کی جائے کیونکہ اس کا تعلق اسٹیٹ گورنمنٹ سے نہیں بلکہ سنٹرل گورنمنٹ سے ہے۔ چنانچہ یہ مطالبہ پنڈت نہرو کے سامنے میمورنڈم (Memorandum) کی شکل میں پیش کیا گیا ہے

اسکے بعد یہ مطالبہ کیا گیا ہے کہ ۵ روپیہ پر ہیڈ (Per head) دیے جائیں تاکہ وہ کوآپریٹو آرگنائزیشن میں آجائیں۔ ہم نے بھی نہرو کے سامنے یہ کہا ہے لیکن ہم نے یہ مطالبہ کیا ہے کہ ہر ویور کو ایسی امداد دینی چاہیے وہ کوآپریٹو آرگنائزیشن میں ہو یا نہ ہو تاکہ اسکو قرض حاصل کرنے کی نوبت نہ آئے۔ ایسے مطالبات بار بار یہ منسٹرس اور آل انڈیا اڈوائزری بورڈ (All India Advisory Board) کے پاس پیش کیے جا چکے ہیں۔ حیدرآباد گورنمنٹ کے سامنے پہلے ہی سے یہ مطالبات دیے ہیں اور اب نئی کابنٹ آنے کے بعد یہ وعدہ کیا جا رہا ہے کہ ان پر ہمدردانہ غور کیا جا رہا ہے۔ اگر اس امنڈمنٹ میں کوئی ٹیکنیکل آبجکشن (Technical objection) نہیں ہے جیسا کہ آنریبل منسٹر انچارج نے کہا تو ضرور اسکو بھی ہمارے ان مطالبات میں شریک کیا جا سکتا ہے اور میں اکر صاحب سے یہ امید کروں گا کہ آنریبل منسٹر انچارج اسکو قبول کرنے کے لیے تیار ہوں تو مناسب ہے ۔

اسکے بعد یہ کہا گیا ہے کہ کوآپریٹو آرگنائزیشن کے علاوہ فیکٹریز (Factories) کی بھی امداد کی جائے۔ میں اسکی سختی کے ساتھ مخالفت کرتا ہوں۔ فیکٹریز میں ماسٹر ویورس (Master weavers) ہوتے ہیں جن پر فیکٹری ایکٹ (Factory Act) لاگو نہیں ہوتا اور یہ وہاں ایکسپلائٹیشن (Exploitation) ہوتا ہے۔ اسوقت ہمیں کوآپریٹو آرگنائزیشن کو انکریج (Encourage) کرنا ہے اور ان فیکٹری اونرس (Factory owners) کی امداد کرنا نہیں ہے جن کے پاس کل ایک لاکھ ۲۹ ہزار ناگ، میں سے

بہت کم مانگ ہیں منسٹری ورس ہی انکو ناکام کرنے کی کوشش کر رہے
ہیں جنکے کچھ اعتراض ہو ہیں اور بعض پولیٹکل پارٹیز کے ممبرس اسکو ہوا
دینے کی کوشش کر رہے ہیں میں جو عرض کرونگا کہ اس میں پولیٹکل ایسپکٹس
( Political aspects ) کو لاتے ہوئے نہیں بلکہ ایک ایک بیدمیں
( Economic conditions ) کے لحاظ سے اس مسئلہ پر غور کیا جائے
تو مناسب ہے ایکسائز ڈیوٹی ( Excise duty ) کا بھی اس سلسلہ
میں ذکر کیا گیا ہے میں بات ان وہاں کام کرتا ہوں لیکن میں نہیں جانتا کہ ایکسائز
ڈیوٹی کا سوال کیسے اٹھایا گیا کیونکہ سس ( Cess ) تو مل کلاتھ
( Mill cloth ) پر عائد کیا جاتا ہے ایکسائز ڈیوٹی کے بارے میں کوئی
کیس ہمارے پاس نہیں آیا البتہ سیلس ٹکس ( Sales tax ) کے بارے
میں کہا جا سکتا ہے اگر میں غلطی نہیں کر رہا ہوں اور مجھے صحیح طرح یاد پڑتا ہے کہ
سیلس ٹکس پر مباحث کرتے ہوئے یہ اعتراض کیا تھا کہ سیلس ٹکس سے ہینڈلوم کلاتھ
کو کیوں اگزیمپٹ ( Exempt ) کیا جا رہا ہے جبکہ غریب آدمی
یہی سوت ہم نے جو کہا وہ بھی ریکارڈ میں ہے اور انہوں نے جو کہا وہ بھی ریکارڈ
میں ہے بہرحال دس روپیہ کی حد تک گریس ( Exemption ) دیا گیا
جو پورے ہندوستان میں کہیں بھی نہیں ہے بمبئی میں ایک روپیہ ۸ آنے اور مدراس
میں صرف ایک روپیہ کی حد تک ایسا ہے اسکے علاوہ بائی او کپڑوں کے متعلق بھی
ڈسکشن ( Discussions ) کیے گیے مل کلاتھ اور ہینڈلوم کے کپڑوں
میں فرق کرنے کی کوشش کرتے ہوئے یہ بتلایا گیا کہ مل کے سوت کو ہاتھ سے کاتے
ہیں اس بارے میں جو آرگومنٹ ( Argument ) ہمارے سامنے رکھا گیا
وہ بہت کنونسنگ ( Convincing ) ہے جن کپڑوں کے سوت کو
ہاتھ سے کاتا جاتا ہے میں سمجھتا ہوں کہ انہیں کھادی ایسا دیے جانے کے بہتر موقع
میں ہے اسکے علاوہ ۲ نمبر سے جو کپڑا بنا جاتا ہے اس پر دس روپیہ ل گریسے کم
لاگت آتی ہے لیکن بہت ہی کم ماکپڑا ہمارے پاس بنا جاتا ہے البتہ اگر اس میں
سلک ( Silk ) ملا دیں تو یہ لکزریز گڈس ( Luxuries goods ) میں
شامل ہو جاتا ہے یہ مثال بھی ہمارے سامنے آئی ہے اس لحاظ سے میں کہونگا کہ
سیلس ٹکس ( Sales tax ) کی نسبت ہمارا مطالبہ بہت ہی معقول ہے
میں دیکھ رہا تھا کہ اپوزیشن کی جانب سے یارن ( yarn ) پر بھی ٹیکس
لگانے کی تجویز پیش ہوگی لیکن ایسا نہیں کیا گیا ہم نے سرکار سے سختی کے ساتھ
ڈیمانڈ کیا ہے اور پارٹی نے بھی ڈسیسن ( Decision ) لیا ہے کہ وہ اگزیمپٹ
( Exempt ) کر دیا جانا چاہیے اس مسئلہ پر گورنمنٹ کابینٹ لیول
( Cabinet level ) پر غور کر رہی ہے

شری وی ڈی دیشپانڈے اس موقع پر میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میں نے جو سنا ہے کیا ہے اس کا تعلق حکومت ہند سے ہے حیدرآباد اسٹیٹ کا اس میں کوئی ذکر نہیں ہے حکومت ہند ہندوستان کے تمام گاؤں کو سامنے رکھتے ہوئے یہ غور کر سکتی ہے کہ ہینڈلوم کو ... روپیہ سے زیادہ قیمت کا ہو تو اس پر ٹیکس لگانا چاہیے میں ... یہ ہے کہ گریان ( Yarn ) پر سیلس ٹیکس لگانا چاہیے ہیں تو ہم پرنسپل ممبر کی تائید کرتے ہیں

شری لکشمن کونڈا لیکن امنڈمنٹ میں تو ہے کہ

This House further urges upon the Government of India and the Government of Hyderabad

*Shri V D Deshpande* Also read the next words namely as concerned

*Shri Konda Laxman* Yes those words too are there

مسلس ... لیکن یہ ہے کہ ہمارا ... ہی سے متعلق ہے اسلیے وہ ایک اسٹیٹ پرابلم ( State Problem ) ہے اس لحاظ سے میں نے کہا گورنمنٹ ممبر کا یہ مقصد ہی ہے تو بہت اچھی بات ہے میں اسکو ویلکم ( Welcome ) کرتا ہوں اور شکریہ بھی ادا کرتا ہوں

اسکے بعد یہ کہا گیا کہ ورکرس کو ہاوس کے بارے میں اگزمپٹ ( Exempt ) کیا جانا چاہیے یہ خیال بہت اچھا ہے بلکہ ہمارے ڈیمانڈس ( Demands ) تو اس سے بڑھکر ہیں ہم نے جو ماگھوں پر اور یارن پر جو ٹیکس وصول کیا جاتا ہے اس کے معاملے میں بھی اپنے مطالبات گورنمنٹ کے سامنے رکھے ہیں اگر اس امنڈمنٹ کے سلسلے میں سب باتیں ممکن ہیں تو بیشک اسے ڈیمانڈس رکھے جا سکتے ہیں لیکن مقصد یہ ہے کہ ریزولیوشن میں جو چیز رکھی گئی ہے وہ چونکہ سنٹرل گورنمنٹ سے متعلق بھی اسلیے ایک خاص مقصد کے تحت ایک مخصوص پروٹیکشن ( Protection ) کے لیے یہ ریزولیوشن سنٹر کے پاس بھجوایا جارہا ہے یہ ملحوظ رکھا گیا ہے کہ ہینڈلوم انڈسٹری ( Handloom Industry ) پاور لوم ( Power loom ) اور ملس ( Mills ) یہ تینوں بھی کس طرح ترقی کرسکتے ہیں جس سے کسی ایک کو بھی نقصان نہ پہنچنے پائے اس سلسلے میں سنٹر نے ایک ہینڈ لوم بورڈ بھی قائم کیا ہے جس میں ٹی ٹی کرشنما چاری بھی شریک ہیں اس بورڈ کے تحت بڑا فنڈ بھی ہے اور فارن کنٹریز ( Foreign countries ) میں بھی مارکٹ فراہم کرنے کیلئے ایک ڈیلیگیشن ( Delegation ) بھیجا جانے والا ہے جو غالباً دسمبر کے پہلے ہی ہفتہ میں نہ

مسئلہ طے پاتا ہے ۔ اس لئے اہگہ ن ڈی وا بی را کی رپورٹ کے ذریعہ تمام پر غور کرنے کے بعد غیر سرکاری ڈالنگ میں بھیجنے کے مسئلہ پر غور کیا جاسکتا ہے لیکن موجودہ حالت میں ہی اس تجویز کو رکھا جانا غیر ضروری ہے ۔ ٹرم کے ذریعہ جو خیالات حکومت کے سامنے رکھے گئے ۔ اگر گورنمنٹ انہیں مکینکل ذرائع کی وجہ سے یا اپنی پالیسی کے لحاظ سے دو ڈ کرے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس پر کوئی اعتراض ہونا چاہئے میں عرض کروںگا کہ گورنمنٹ کو اس جانب متوجہ کیا جارہا ہے

را ی و ا ر کے بارے میں مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ

**مسٹر ڈپٹی اسپیکر** : آنریبل ممبر کی توجہ دفعہ (۲۰) کی طرف مبذول کراتا ہوں ۔

**شری لکشمی کانتا** : میں صرف تھوڑے سے وقت کی اجازت چاہتا ہوں جسکے بعد میں اپنی تقریر ختم کردونگا میں کچھ انفرمیشن ( Information ) ہاؤس کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں ۔

اس میں شک نہیں کہ کوآپریٹو ہینڈلوم انڈسٹری کے ذریعہ اس انڈسٹری کو ریزرویشن ( Reservation ) دیا جانا چاہئے تاکہ وہ آرڈنری کنزیومر (Ordinary consumer) کی ٹھیک ٹھیک ضرورت پوری کرسکے اور اس انڈسٹری کو کوآپریٹو پرنسپلس (Co operative Principles ) پر ہی چلانا پڑیگا لیکن اس ملک میں کافی لوگ ایسے ہیں جو اپنی ہیں اور کوآپریٹو پرنسپلس کی اہمیت کو نہیں سمجھتے جہاں میں اور میرا حق زیادہ ہے ۔ چھوٹے کام کرنے والے اپنے ماسٹرس کے اثرات میں ہیں انہیں کوآپریٹو فولڈ ( Co operative fold ) میں لانا مذاق کی بات نہیں ۔ گذشتہ تھوڑے سے عرصہ میں ایک لاکھ میں ہزار بنکروں کو کوآپریٹو فولڈ میں لایا گیا ۔ آنریبل ممبر کہتے ہیں کہ بدعنوانیاں ہیں ۔ اگر صدر یا سکریٹری میں خرابیاں ہیں تو جب چاہیں انہیں ہٹایا جاسکتا ہے ۔ میں اس کو ویلکم ( Welcome ) کرتا ہوں لیکن آپ کا مقصد تو محض اوورتھرو ( Overthrow ) کرنا ہے ۔ محض مخالفت رونگنڈہ کی خاطر یہ باتیں کہی جاتی ہیں ۔ ایک کوآپریٹو آرگنائزیشن میں الکشن کے ذریعہ ذمہ دار لوگ منتخب کئے جاتے ہیں لیکن محض انتشار کی خاطر کمیونسٹ پارٹی (Communist Party) یا پی ۔ ڈی ۔ ایف ( PDF ) یا کسان سبھا کے نام سے مجلس نکالے جاتے ہیں ۔ کیا ایسے طریقوں سے حقیقت میں بنکروں کو کوئی فائدہ پہنچایا جاسکتا ہے ؟ میں تو کہونگا کہ اس سے الٹا نقصان ہی ہوتا ہے ۔ ایک ڈیموکریٹک آرگنائزیشن ( Democratic organisation ) کو ڈیموکریٹک طریقہ سے ہی درست کیا جاسکتا ہے ۔ اب اسکو اپنے ہاتھ میں لے سکتے ہیں لیکن محض غریب مزدور ، کسان ، بنکر کا نام لیکر غلط پروپگنڈہ

کرنا اور انہیں کاتا کوئی معنی نہیں رکھتا اس سے کسی فائدہ کی توقع نہیں کی جا سکتی یہ عمل بیکار ( अबकार ) میں لگانے کے قابل ہے یدی ( यदि ) اب حقیقت میں انکے لیے کچھ کرنا چاہتے ہیں تو دیانتدارانہ طور پر ورکروں یہ کہا جاتا ہے کہ گورنمنٹ ڈائرکٹس ساڑیوں میں لگے ہوئے ہیں میں کہوں گا کہ پبلک یہ بہتر جان سکتی ہے کہ ساڑیاں ہم کر رہے ہیں یا کپڑے والے خود ساڑیوں میں ہیں

یہ کہا گیا کہ ڈالر اسٹرلنگ ایریا ( Dollar sterling area ) سے کپاس نہ آنی چاہیے لیکن حقیقت تو یہ ہے کہ ہمارے بنکر کو تو صرف سوت سے واسطہ ہے وہ تو چاہتا ہے کہ دن بھر محنت کرنے کے بعد اسکو کچھ نہ کچھ روزی فراہم ہو جائے اسکے لیے سوا اسکے یہ سوت امریکہ کے ڈالرس سے آئے یا رشیا کے روبلس سے آئے ہم کو اس سے واسطہ نہیں جس ملک سے بھی انہیں سستا مال ملسکے وہ خریدتے ہیں تاکہ انہیں اون کی محنت کے صلہ میں کچھ نہ کچھ فائدہ حاصل ہو حال ہی میں پارلیمنٹ میں سرکاری تحریر سے متعلقہ منسٹر نے یہ جواب دیا ہے کہ رشیا کی طرف سے زیادہ داموں میں آئی ہیں اور وہ بک رہی ہیں اور اس نے آفر ( Offer ) بھی پیش کیا ہے ایک آنریبل ممبر کہتے ہیں کہ رشیا اسکے لیے آمادہ ہو گیا ہے بڑی خوشی کی بات ہے۔ لیکن بار بار یہ کہا جاتا ہے کہ امریکہ کی روئی سے ڈالر کی بو آتی ہے تو کیا روس کی روئی سے خون کی بو نہیں آتی؟ ویورس ( Weavers ) تو جہاں سے بھی سستا مال ملتا ہے اسی ملک سے خریدینگے خواہ وہ ملک روس ہو یا جاپان ہو۔ یا ترکی ہو یا افغانستان ہو یا ترکستان ہو یا پاکستان ہو اس کے لیے کسی سیاسی مسئلہ کو درمیان میں لانا مناسب نہیں ہو سکتا لیکن محض دوسرے تصورات کے تحت الزامات عائد کرنا اور مجلس اور اخبارات کے ذریعہ غلط خیالات کا پرچار ( प्रचार ) کرنا ٹھیک نہیں ہو سکتا اگر جنرل باڈی میٹنگ ( General Body meeting ) میں کوئی تصفیہ ہو اور اسکے مطابق عمل کیا جائے تو کیا یہ ان ڈیموکریٹک ( undemocratic ) ہے؟ محض پریجوڈیس ( Prejudice ) کے تحت مسائل پیدا کیے جاتے ہیں۔ میں آنریبل منسٹر سے کہوں گا کہ اگر وہ امنڈمنٹس کو قبول کرنے میں کوئی دقت محسوس نہ کریں تو وہ انہیں قبول کر سکتے ہیں۔ میں یہ بھی کہوں گا کہ گورنمنٹ کی پالیسی محض کاغذات کی حد تک ہی محدود نہ رہے۔

**شری مخدوم محی الدین (حضور نگر)** اس ریزولیوشن کے معاملے میں ہاوس کے سامنے جو ترمیمات آئی ہیں میں انکی تائید کرتا ہوں اور ہاوس کا زیادہ وقت نہ لیتے ہوئے چند باتوں پر اپنے خیالات کا اظہار کرنا چاہتا ہوں

ہماری جانب سے اس ریزولیوشن پر جو ترمیم پیش ہوئی ہیں اس جانب سے اسکی کوئی مخالفت نہیں کی گئی والے ایک دو امرا کے جنکی نسبت میں سمجھتا ہوں کہ انکے سمجھنے میں اتفاقیہ غلطی ہوئی ہو ورنہ بہ حیثیت مجموعی ان ترمیمات کا انہوں نے استقبال کیا ہے ۔ ایسی صورت میں مجھے کوئی وجہ نہیں نظر آتی کہ ان ترمیمات کو قبول نہ کیا جائے سوائے اس کے کہ چونکہ یہ اس جانب سے پیش ہوئی ہیں اس لیے انہیں قبول نہ کیا جائے

بعض آنریبل ممبرس نے کہا کہ یہاں ڈالر اسٹرلنگ کی بحث کیوں چھیڑی گئی اس سلسلے میں مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ ہندوستان میں ہاتھ کے کرگھے پر کام کرنے والے بنکر یا جولاہوں کی تعداد ایک کروڑ ہے اور خود ہمارے حیدرآباد میں جیسا کہ آنریبل مسٹر اچارج نے کہا انکی تعداد (۶) لاکھ ہے ۔ مفلسوں کا حال ہے کہ یہ تعداد ( ) لاکھ ہے انکی یہ حالت ہے کہ وہ مکمل بیروزگاری کے عالم میں ہیں ۔ فاقہ کشی میں مبتلا ہیں اور نئی خودکشیاں بھی ہورہی ہیں ۔ انکی اس بری حالت کی ذمہ داری موجودہ حکومت ہند پر ہے جس نے انہیں اس حالت پر پہنچادیا

ایک آنریبل ممبر : خودکشیاں کہاں ہوئی ہیں کیا آنریبل ممبر بتلاسکیں گے ؟

شری مخدوم محی الدین : گلبرگہ میں ہوئی ہیں ۔ ہندوستان کے دوسرے کئی صوبوں سے بھی ایسی رپورٹیں آئی ہیں کہ بنکروں نے فاقہ کشی سے مجبور ہوکر خودکشیاں کرلی ہیں ۔ یہ حقیقت ہے کوئی مبالغہ نہیں ۔ اس میں تعجب کی کوئی بات نہیں جہاں تک موجودہ عام حالات کا تعلق ہے اسکی ذمہ داری برطانوی سامراج پر رہی جس نے ہماری قابل قدر صنعتوں کو بڑی بے دردی کے ساتھ ختم کرڈالا ۔ ہمارے گاؤں کی معیشت سابق میں بہت ( Self sufficient ) تھی لیکن ذرا گر صوسکٹ (Progressive aspect) کے نام پر اسکو ختم کیا گیا ۔ زمینداریاں قائم ہوئیں اور زمین پر بڑا بھاری بوجھ ڈالا گیا ۔ اسلئے ہم کہتے ہیں کہ یہاں خود ساختہ طور پر صنعتی ترقی نہیں ہے ۔ زمین کی تقسیم ٹھیک طور سے نہیں ہوئی ہے ۔ کسانوں کی حالت ٹھیک نہیں ہے ۔ بیروزگاری بڑھی ہوئی ہے ۔ ان حالات میں جو سوت آتا ہے جو کاٹن ( Cotton ) آتا ہے ایسے ہمارے بنکروں کو زیادہ دام پر خریدنا پڑتا ہے اسلئے انکو نفع کم ملتا ہے ۔ انکو پیٹ بھرنے کیلئے تک پیسہ نہیں رہتا ۔ اخراجات جانے کے بعد انکے پاس کچھ نہیں بچتا ۔ وہ فاقہ کشی کی زندگی بسر کررہے ہیں اور دوسری طرف ہندوستان کے بڑے بڑے مناپلسٹ ( Monopolist ) اور کیپٹلسٹ ( Capitalist ) ہیں جو بغیر کسی قسم کے ریسٹرکشن ( Restriction ) کے پرافٹ ( Profit ) حاصل کررہے ہیں ۔ جانچ پچھلی جنگ کے بعد سے بڑے بڑے سرمایہ داروں نے (۱۷) سو کروڑ روپیہ کمایا ہے گویا انہوں نے چھ برس کے اندر اندر سو کروڑ سے زیادہ نفع کمایا ہے ۔ اب بھی انکا وہی عالم ہے ۔ برابر نفع کما رہے ہیں اور انکی اس نفع خوری کو قائم

رکھنے کیلئے لاکھوں روپے خرچ کیے جارہے ہیں مزدوروں پر کام کا بوجھ بڑھا جارہا ہے ۔ ایک ایک مزدور کو اب مجبور کیا جاتا ہے کہ وہ چار چار ساچے چلائے اور انکو اس خاص محنت کا کوئی معاوضہ نہیں دیا جاتا ۔ ادھر ہاتھ کرگھے کے بیکاروں کو بے دام پر سوت نہیں ملتا ۔ ان حالات کے سبب ہمیں حکومت کی پالیسی پر نظر دوڑانی پڑتی ہے جب ہم اس نقطۂ نظر سے دیکھتے ہیں اور غور کرتے ہیں تو اسکا ذمہ دار گورنمنٹ آف انڈیا کو گرداننے پر مجبور ہوتے ہیں عام لوگوں کا پرچیزنگ پاور (Purchasing Power) گھٹ گیا ہے ۔ ۹۲۹ ء میں عوام کی جو قوت خرید تھی وہ آج باقی نہیں ہے ۔ یارن ( Yarn ) پر دس گونہ دام زیادہ دینے پڑتے ہیں ۔ اسمیں دیگر اخراجات کو شامل کیا جائے تو آپکو معلوم ہوجائیگا کہ بہ مقابل پہلے کے آج کپڑے کا دام کیا ہوجاتا ہے ۔ اگر سنہ ۳۹ ء کے لیول ( Level ) پر یارن ( yarn ) کی قیمتیں ہوں تو میں سمجھتا ہوں کہ جو دشواریاں ہیں ان میں کچھ کمی ہو سکتی ہے کسان اور جلاہوں کی بیروزگاری دور ہو سکتی ہے ۔ حکومت کو اس درستی ( दुरुस्ती ) سے کام کرنا چاہیے ۔ اگر حکومت واقعی یہ محسوس کرنا چاہتی ہے تو اسکو ایک رزولیوشن کی شکل میں لاکر انکو بیان کرنا چاہیے ۔ یوں زبانی وعدے تو بہت کرتے آئے ہیں ۔ وہ وعدے ہیں جو پورے نہیں ہوئے ۔ ڈالر و اسٹرلنگ کے تعلق سے ابھی ابھی یہاں جو باتیں ہوئی ہیں وہ ایسی ہوئی ہیں کہ وہاں سے جو کاٹن آتا ہے جو روئی آتی ہے اسکے دام زیادہ دینے پڑتے ہیں اور اسکا اثر ہمارے مارکٹ پر اور عوام کے پرچیزنگ پاور (Purchasing Power) پر پڑتا ہے چونکہ ہمارا سمبندھ ( सम्बन्ध ) اس مارکٹ سے ہے اسلیئے ایسے تدابیر اختیار کیے جانے چاہئیں جن سے ہمارے بیکاروں کو فائدہ ہو سکے ۔ یہی اس بیان کا مقصد تھا ۔ تو میرا خیال یہ ہے کہ سنہ ۳۹ ء کے لیول ( Level ) پر یارن ( Yarn ) کی قیمت کو لانے کی کوشش کرنی چاہیے

آنریبل ممبر انچارج نے ابھی بتایا کہ ساڑیوں اور دھوتیوں کی شکل میں ( ۳۴ ) کروڑ گز کپڑا بازار جائیگا ۔ اگر وہ ذرا ہاتھ کرگھے کے لاکھوں کو دیا جائے تو ایسے مزدور جو ملوں سے ریٹرنچمنٹ ( Retrenchment ) کی زد میں آجاتے ہیں یا ایسے مزدور جو ٹمپریری ( Temporary ) طور پر رکھے گئے تھے اور انکو ریٹرنچ کردیا گیا ہو انکی روزی روزگار کا مسئلہ کچھ نہ کچھ حل ہو جائیگا اور انکے لیے ایک بڑی گنجائش نکل آئیگی ۔ اسلیئے میں کہونگا کہ یہ بہت مناسب ترمیم ہے اسکو قبول کرنا چاہیے

ایک اور بات مجھے عرض کرنا ہے ۔ جیسا کہ ابھی لیڈر آف دی ہاؤس نے کہا کہ ہم اکانومی ( economy ) کی پالیسی اختیار کیے ہوئے ہیں اور اکانومی کی طرف بڑھ رہے ہیں ۔ جو تجاویز اور جو علاج پیش کیے جارہے ہیں وہ ترقی کی طرف لیجانے والے نہیں ہیں ۔ ہر کہا جا رہا ہے کہ زیادہ زبان جن کے بول باقی ہیں اور کارخانے گھٹاتے

جارہے ہیں د ے ں د اد کہ اور اکا د کے معاملہ میں اگر وہاں دوسو
کا جاسے ہیں اں د ط ہے ہیں ا ں ہیں کہ جہاز کہ نای د سے اور
رہی اما الکسے ھ ار م ے ہوچکے ھے ان حالات میں ہم میں اگے رہ ھے ا ر
اسطرح ا ار ء د یا جاے تا ہم کس طرح اگے بڑھ سکتے ہیں ں ہ سکتا
ن ا ہیں د ہ گ ل راو ھ و جہار ں مرکزی او دم ہی و ادکار
ہندی د ہی ا ال د ء ہیں ار ے ی اد رہا اس کہ نہکا ا دماکی
مجمع رر ہ ل ہیں ھے اور سکو نوبی ی ۔ ا ہ م ہیں کہہ کا ں حاظ سے
ں کم ہا ا ے ا ال کیے جاے جا بر ہیں سے اد مکانوں کا معا ا ر گی
نحو کہ ہ اھر ہیں ہے ع ص کرا ھے کا ملک میں ہ ہ ی ص ں
سے جلی اھی ا د د ا ھے عوام د ا ک ہ س ہ ل ر گی بر کرنے کے
لای ا ا ھے ہ ر ا کی و ب حر ں اضافہ کرا ھے مارکٹ کا د حال ھے ک مال ڑا
ہ ا ہ ل ر حر ے و لا م ں شے صرف اں ملک کا حال ہے ک دنیا کے ڑے
ڑے رہی ا ہالک کا بھی ی حال ھے کا مارکٹ ہ ے رہے ہیں لیکن عوم کی
بوب ہ ہ گس گی ھے کر بر کم کا ک ا ں ہالکے را ہ ہ ب ہ لب ھا وہاں
کی ھے اں ص ں سے ء ی جلی رہی ھے اسکا دو ک ا ھے ہم ا ں رم کے درمعہ
ہا وں کا معط جاھے ہیں اگر یہیں کیا گیا و یں ور ڈھنگی عوام کے حالات
گیے کرتے ہیں ا کی مسکلہ میں اور اضافہ ہوگا عوام اح سہ ( Suffer )
کرتے ہیں اکو اور بھی زیادہ تکلیف اٹھا ا ر کا ں تمام حیر ں کہ الک پہلو کرکے
م ں د کھا جاسکتا

آخر یں کوا سوسائٹیز کے سلسلہ میں کچھ کہنا چاھتا ہوں جہاں کسی ر
معصوی ۔ لے کا سوال ہیں ھے م ی ہ یں اخباروں میں آی ہیں او دوسرے درایع
سے بھی معلوم ھ ی ہیں کہ جو لوگ اسمیں کام کرتے ہیں وہ ھاں کے سمی ڈ ر
( Subsidies ) کہ د طرح استعمال کرتے ہیں او کسطرح اوں سے کو ہ ح کیا
جاتا ہے بر اعتراض کیا جاے تو اری باری کا ام لیکر اوں گاہ ں کر جہانے کی
ک ں دعوی ھے لیکن یں کہونگا کہ ا طرح اوں کہ جہاا ں ہ کیا میرے
نام م سے جا ادر ) ہیں جی سے ہ جلتا ھے کہ اس اسوسی اسں ے ہ ر ں را ک
لاکھ ۲۰ ہزار رو ہ ح کیا ھے ۔

ان الزاما سے بچنے کی کوشش جی جاے یں ہ کہی وہاں ا ک تم ( Item )
آس ڈ یں ( Office debts ) کے ام سے ھے جسکے حت (۸ ۳۲ ہزار روپے
ہیں حب ا ں اسوسی ا یں ( Association ) میں نہ وچھا گیا کہ کس مد
میں ہ سہ خرچ ہوا تو اوسکی تفصیلات دیتے ہوے آرڈیل میں سے جو لسکے صد ھیں

بیان کیا کہ ہینڈلوم والوں کو صرف اگیارہ سو روپیہ ملتا ہے (۰ ) روپے
فرمہ حاصل کیا پھر بھی کہتے ہیں کہ گرکی ہے دیہ کہتے ہیں اسی طرح
(۲۰ )

**شری لکشمن کو نڈہ** ... کیا اب ہے ان تمام مصارف کہ مل ر
رکھنے کی اجازت دی ہے ۔ اس لیے کہ غلط ... ( Interpretation ) ہو رہا
ہے جہاں پر کرور ہا لیں دیں ہو رہا ہے وہاں ... کہ ادو ... ( Advances )
دیے جاتے ہیں کچھ ... روں کے کرا کے لیے ... د کہ سری د ... دیے
ہے کیا ۔ ان کے ... راجہ ... ۲۰ رو ... کپڑا ... ان کے
اس ... کی ... دے کے ... اسی طرح اک
اگر اجازت ہو ... تمام ... مل ... کی ... سکے

**شری مخدوم محی الدین** ... ہیں کہ ... ( Subsidies )
... ہیں ... کے ... ہیں ... کے ... وہ
حرج کی ... ان لحاظ کے ... ان ... کی ... کرتا ہوں ... ان ...
کو رول ... میں شامل کیے ... ( Weavers Association )
اور اوسکے ... روں کا ... ہے وہ پورا نہیں ہو سکا

*Shri V B Raju* Speaker Sir Economic policy has been brought into discussion When the mover of the amendment began starting discussion I was surprised of his support to the resolution but my suspicions became true after I have heard the speeches from hon Members on the other side I do submit that this side of the House differs fundamentally on the economic pattern that the Opposition Members suggest By employing large scale machinery we do not want to disturb the villagers and make the men idle and the hands idle I know how in certain countries where large scale machinery was employed and when unemployment has sprung up it was tackled Defence industries were opened and the unemployed were sent to the war front as cannon fodder If this is the way of solving unemployment ?

*Shri V D Deshpande* That is not our pattern

*Mr Speaker* He never said so

*Shri V B Raju* I hope the hon Member will not feel a guilty conscience about it

That has been the role played till now in the name of mechanical revolution and industrial revolution There are tremendous contradictions on one side pretending to help the cottage industry and the poor weavers and on the other making it conditional that large scale industries should not be affected I can understand the word retrenchment but I cannot understand the continued pleading for the sake of large scale industry and the capitalists In this itself it is evident that the support that has been rendered is out of expediency I could catch the word interim support because the weavers today formed a tremendous force through their organisation and the opposition wants to exploit that force This sort of expression in this House making contradictions and not being real about is what I object to They speak that Police Men should wear handloom cloth and Government officers and officials must be supplied with handloom cloth and so on I am putting on khadi My hon friend will not put on handloom cloth at least and he pleads for other (Hear Hear Applause) This is the philosophy that they want to inject to others and not themselves I do not like to mix up politics with this but I have been dragged into it If I do not answer it will be taken that the allegations are accepted I would not accept it at all and I am not prepared to accept them The economy that we advocate is a decentralised economy If you accept that you are with us if you do not accept we agree to disagree

We would not make the human being subservient to the machine I do not want to call machine and muscle but I rather call it machine and mind I would not like concentration of this human power in a limited space and concentration of all the power in the State or a corporation or a small sector This is what I and my party—the party in power resist We would like as far as possible that human initiative human endeavour and human Variety should play their part Democracy lies in variety What is democracy? It is minimum agreement among divergent forces It is not the monolythic type by mere propaganda by coercion by threat that votes are collected Any amount of terminology used will not make the picture real The fundamental of democracy is unity in diversity That is what this party the party in power aspired for

*Shri V D Deshpande* That is an old philosophy

*Shri V B Raju* Whether it is old or new that is what we strive for Marriage is an old custom Family is the oldest institution Are my hon friends prepared to shatter the family? Family it self is a vested interest my wife my daughter my son my house can it be destroyed? It can be controlled economy anywhere whether it is in India or Russia or anywhere Human beings cannot be put in to moulds and taken out as bricks and tiles We can control their vagaries if they go out of the track if not in a particular generation the other generation can set it right

Anyhow without going further into that I would like to appeal to the House to reject the amendments brought in as they do not fit in the picture We have tried to make it simple and requested the Government of India to reserve those Dhoties and Sarees exclusively for handloom industry It is not for the handloom worker alone it is for the industry as such We want to preserve this industry In spite of the opposition we want to preserve this pattern and it is the backbone of our villages Cloth is essential for life next to food and cloth *must be produced in the village* It must be produced from the cotton that is produced there This sort of self sufficient economy we would like to achieve in our village This is our conviction It is not for expediency that we speak

Coming to the other amendments about price much has been said that we are importing foreign cotton and that is the reason for increased prices I would like to tell the House that the requirements of the Indian Mills is 42 lakhs of bales of cotton Out of that 30 lakhs of bales are available locally only 12 lakhs of bales are imported That imported cotton is long staple cotton Through that long staple cotton the yarn that is produced is of higher counts and our weavers do not want higher counts They want medium or coarse counts and 90 per cent of that is got from local cotton I have already indicated in my opening speech that the increased cost of yarn is due to the process of handing over yarn to weavers *i e* packages stamping reeling etc So much process is there and the increased cost is due to that Weavers locally are not using fine or superfine counts at all It is mills alone that use them There is no question of fixing the price at 1947 level I could understand if it was 1939 or 1945 level for the prices to be pegged up and I am not sure whether the prices now are higher than in 1947 *i e* market prices and th prices are controlled The price of cloth and price of yarn are being controlled and naturally the Government of India would look to the price of cotton and cost of production and then alone prices would be fixed

About other amendments I said when I moved the resolution that there is no excise duty and cloth is exempt from sales tax up to Rs 3 per yard One of the hon Members is concerned with the industry more than the mover has said much about the privileges that are given like the sales tax and house tax etc All these things can be put in a big charter and represented as a memorandum (Laughter) One must be realistic What we want to achieve today is the specific reservation of dhoties and sarees between 44 and 54 and within 20 to 80 counts for the handloom industry It is a specific thing It urges also to compel the mills to produce yarn that will be supplied to weavers through local or desi cotton and 60 or 80 counts and below 80 counts should not be produced with imported cotton but should be produced with desi cotton It is a specific resolution that has been brought in Much may be said as something like information to the people outside this House That is a different thing hon Members on this side as well as that said expressed the view that weavers are in misery Anybody could say a lot in their favour but what exactly can be done by the Central or State Governments is the point for consideration The State Government has done I do not say its best but whatever it could do it has done it has provided 13½ lakhs as loan to the Central Weavers Organisation in which 80 per cent of the weavers are members Further the Government has promised to consider to lend 3 lakhs of rupees more and if finances permit even further relief can be given It is not for any political expediency that the Government is looking for As a matter of fact a Co-operative Organisation for weavers has come into being only after the Police Action It was not there before that and it has expanded by leaps and bounds and I have no doubt that it will further thrive

In view of what I have said I would request the hon mover of the amendments to withdraw them bearing in mind the assurances that I have given on behalf of the Government that it considers to provide all facilities and assistance to weavers with due sympathy consistent with resources available

*Mr Speaker* I shall now put the amendment to vote The question is

That in line 21 of the Resolution the full stop after the word industry at the end be deleted and the following words and figure namely

and at the price level of 1947
be added

THE MOTION WAS NEGATIVED

There are so many paragraphs in the next amendment I think it will be better if I take it paragraph by paragraph

*Shri V B Raju* The whole is one amendment and there are no clauses or sub clauses

*Mr Speaker* The thing is that each paragraph contains a principle and some hon members may agree with some and may disagree on the others

*Shri Jagannath Rao Chanderki* I submit that the entire amendment should either be agreed in whole or rejected in whole

*Mr Speaker* As I said as so many principles are involved I would take them paragraph by paragraph

The question is

The following paragraph namely

At the same time this House is of opinion that the interest of the Textile workers should be safeguarded and effective steps should be taken to see that no retrenchment is resorted to in the Textile industry during the enforcement of aforesaid measures

be added

THE MOTION WAS NEGATIVED

The question is

That the following paragraph namely

This House further urges upon the Government of India and the Government of Hyderabad as concerned to take the following steps to safe guard the interest of the handloom weavers *viz*

(i) That instead of entirely depending on the imports from Dollar Sterling area of high prices other avenues should be utilised to meet our needs of long staple cotton

be added

THE MOTION WAS NEGATIVED

The question is

That in continuation of the above the following namely

(2) That yarn produced in our country being short of our own needs should on no account be exported

be added

THE MOTION WAS NEGATIVED

The question is

That in continuation of the above the following namely

(3) (*a*) That the Government should help to clear the accumulated stocks by purchasing its needs for military police and postal departments and supplying municipal employees through corporation Municipalities and Panchayat Boards and by arranging for barter agreements with countries traditionally using our handloom production For the marketing of handloom products of Purchasing Board be constituted consisting of representatives of weavers co operatives and other weavers organisations *mistri* weavers and handloom factory owners and handloom workers unions

be added

THE MOTION WAS NEGATIVED

The question is

That in continuation of the above the following namely

(*b*) The Government should help the Co operative Societies to sell the cloth on hand at prices within the reach of the ordinary Indian consumer by subsidising the Societies for losses incurred by on such sales

be added

THE MOTION WAS NEGATIVED

The question is

That in continuation of the above the following namely,

(4) That with a view to organise this industry and to standardise production Government should take immediate steps to bring all weavers into co operative societies and that for his purpose Government should advance loans of at least a minimum of Rs 50 to each weaver to enable him to join Societies and also

advance loans directly to the primary Co operative Societies to the extent necessary

be added

THE MOTION WAS NEGATIVED

The question is

That in continuation of the above the following namely

(5) Government to give subsidies to such handloom factories as are deserving urgent help for restarting work

be added

THE MOTION WAS NEGATIVED

*Shri V D Deshpande* Speaker Sir I beg leave of the House to withdraw this portion of my amendment namely

That the following namely

(6) That Excise Duty and Sales Tax on handloom cloth should be removed completely

be added to the resolution

This portion of the amendment was by leave of the House withdrawn

*Mr Speaker* The question is

That the following namely,

(7) That handloom workers should be exempted from house tax

be added the resolution '

THE MOTION WAS NEGATIVED

*Shri V B Raju* There is my amendment Sir

*Mr Speaker* Yes The question is

That in lines 2 and 3 of the resolution the following words namely

and sarees' be deleted

THE MOTION WAS ADOPTED

Now I shall put the resolution as amended to vote

The question is

'This House while welcoming the Government of India's decision to reserve 40% of production of dhoties for handloom industry strongly urges that in order to provide a stable market for the country's most important and biggest cottage industry *i e* handloom weaving on which one million men and women of this State subsist the weaving of all dhoties and sarees woven from cotton yarn of 20 to 80 counts should be reserved exclusively for the handloom weaving industry in the country This House is further of opinion that in order to implement this reservation effectively the Government of India should take suitable steps to prevent the mill industry from by passing the rule by producing cotton cloth woven from cotton yarn 20 to 80 counts whose width is 44 to 54 and which can be used by employing some devices of colouring and bordering as dhoties and sarees This House also strongly urges the Government of India to take suitable steps as may be necessary to produce and make available the requisite qualities and quantities of yarn manufactured out of Indian cotton to the handloom industry

THE MOTION WAS ADOPTED

7 p m The House then adjourned till Half past Two of the Clock on Wednesday 17th December 1952

---

# CORRIGENDUM

| Vol No | No | Date of Proceedings | P No | Line | For | Read |
|---|---|---|---|---|---|---|
| 1 | 2 | 3 | 4 | 5 | 6 | 7 |
| III | 21 | 16th Dec 1952 | 1496 | 20<br>21 | بہرصو ت میں ہ ص ہ صوب ھا ے<br>ک ا ہ ھ ہوں کہ و ے اوس (اس<br>ھارے و ے ہ وس ہ ب اور اوس<br>ہ ب) | (اس ہ ب اور اون اور تمام ما ی<br>ہ ب ور تمام ی جماعتوں کی طرف سے<br>ہ دوں کی طرف سے یں ہ عرض کرتا<br>میں ہ جہ ہوں) کی جاھتا ہوں کہ<br>اہ رت ہے |